REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۲۵   شمارہ ۳۷

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین: جاوید اقبال اختر۔ محمد انعام غوری۔

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. Pin. 143516.

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۶ر تبوک (ستمبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نے گوٹن برگ سے مورخہ ۲۵/۸ کی رپورٹ میں تحریر فرمایا ہے "حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ"۔ احبابِ جماعت اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

★ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق مورخہ ۲۷/۸ کی اطلاع مظہر ہے کہ اعصابی ضعف اور کمزوری بہت زیادہ رہی۔ بخار بھی ہوگیا۔ احبابِ جماعت حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

قادیان ۶ر تبوک (ستمبر) حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

قادیان ۶ر تبوک (ستمبر) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل وعیال بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ٭

۱۳ر رمضان ۱۳۹۶ ہجری   ۹ر تبوک ۱۳۵۵ ہش   ۹ر ستمبر ۱۹۷۶ء

چاند ستاروں پر کمندیں ڈالنے والوں کو عالمِ لاہوت کی رفعتوں سے روشناس کرانے کیلئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا امریکہ میں ورودِ مسعود

واشنگٹن کے ڈلس ایئرپورٹ پر جماعتہائے احمدیہ امریکہ کی طرف سے والہانہ استقبال

آزادی کی دو صد سالہ تقریبات منانے والی عظیم قوم کیلئے روحانی اسیری سے رستگاری کا پیغام

لندن میں چار روز (۲۱ر تا ۲۴ر جولائی ۱۹۷۶ء) قیام فرمانے کے بعد حضرت امام جماعتِ احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا و دیگر اہلِ قافلہ چاند ستاروں پر کمندیں ڈالنے والی عظیم قوم کو عالمِ لاہوت کی ناپید اکنار وسعتوں سے روشناس کرانے اور نئی دنیا میں رہنے والوں کو غلبۂ اسلام کی شکل میں نئی زمین اور نئے آسمان کے قیام کا مژدہ سنانے کی غرض سے بذریعہ طیارہ ۲۵ر جولائی ۱۹۷۶ء بروز ہفتہ بوقت دوپہر (بارہ بجکر ۲۰ منٹ پر) بخیر وعافیت امریکہ پہنچ گئے۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے دار الحکومت واشنگٹن (ڈی سی) کے فضائی مستقر (ڈلس ایئرپورٹ) پر جماعتہائے احمدیہ امریکہ کے مخلص وفدائی احباب نے سینکڑوں کی تعداد میں جمع ہوکر اپنے آقا ایدہ اللہ کا نہایت والہانہ انداز میں پُرتپاک خیر مقدم کیا۔

صدق وصفا اور اخلاص ووفا کے ان پُتلوں نے عرصۂ ہائے دراز سے اس آرزو کو اپنے دل میں بسا رکھا تھا کہ حضور ایدہ اللہ کبھی تو دنیا کے اس آخری سرے اور کنارہ پر بھی ورود فرما ہوں تا انہیں بھی اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے خلیفہ برحق کی زیارت کرنے اور اس کے وجودِ باجود سے برکت حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہو۔ ان میں سے صاحبِ استطاعت احباب نے تو گذشتہ دو تین سالوں میں جلسۂ سالانہ کے مبارک موقعہ پر خود ربوہ پہنچ کر اپنی اس خواہش کو پورا کرنے کی راہ نکال لی تھی۔ لیکن وہ کثیر التعداد احباب جو زادِ راہ اور پرپرواز نہ رکھنے کے باعث انتظار کی گھڑیاں گزار رہے تھے اپنی زندگی میں اس دن کے دیکھنے کے متمنی تھے کہ حضور ایدہ اللہ بارہ ہزار میل کا طویل سفر طے کرکے بنفسِ نفیس ان کے درمیان تشریف لائیں اور انہیں اپنی زیارت اور زندگی بخش کلمات وارشادات سے سرفراز فرمائیں۔ جب سے انہوں نے سنا تھا کہ حضور ایدہ اللہ نے اُن کی درخواست اور دعوت قبول فرمالی ہے اور حضور یہاں تشریف لا رہے ہیں، وہ حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری کے انتظار میں گن گن کر دن گزار رہے تھے۔

خلفائے سلسلہ احمدیہ میں سے پہلی بار ایک مہتم بالشان موعود خلیفہ کا بارہ ہزار میل کا طویل سفر طے کرکے اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے سرزمینِ امریکہ میں ورود فرمانا تاریخِ احمدیت کا دُور رس نتائج کا حامل ایک نہایت ہی اہم واقعہ ہے کیونکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ورودِ امریکہ کے نتیجہ میں محبت وپیار سے قلوبِ انسانی کو جیت کر روحانی اسیروں کی رستگاری کا ظہور میں آنا اور غلبۂ اسلام کی شکل میں صلح وآشتی اور حقیقی امن کی بنیاد پڑنا اور تمام نوعِ انسانی کا اُمتِ واحدہ کے طور پر ایک مرکز پر آ جمع ہونا مقدر ہے۔

پھر خدائی مقدرات کے ماتحت حضور ایدہ اللہ نے ۱۹۷۶ء کے دوران امریکہ کی سرزمین پر ورود فرمایا ہے جو امریکہ کی سیاسی آزادی کی دوسو ویں سالگرہ کا سال ہے۔ اور جسے قومی سطح پر آزادی کی تقریبات کا سال قرار دیا گیا ہے۔ اس سال کے دوران حضور کا امریکہ میں ورود فرمانا اس امر کے حق میں ایک نیک فال ہے کہ اب امریکہ کی روحانی رستگاری اور آزادی کے دن قریب آتے جا رہے ہیں۔ یعنی وہ ایامِ سعد جن میں چاند اور ستاروں پر کمندیں ڈالنے والی قوم اسلام کی آغوش میں آکر روحانی رفعتیں طے کرنے کی اہل قرار پائے گی۔

یوں تو اسلام کا پیغام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانۂ مبارک میں خود حضور ؑ کے ذریعہ ہی امریکہ میں پہنچ گیا تھا۔ اور بعض امریکی نژاد باشندے دولتِ ایمان سے مالامال ہوکر اسلام کی آغوش میں آچکے تھے۔ اور حضور ؑ کی پیشگوئی کے نتیجہ میں وہاں مشہور دشمنِ اسلام جان الیگزنڈر ڈوئی کی ہلاکت کا جلالی نشان ظاہر ہونے سے مسیحِ محمدی علیہ السلام کی تبلیغ اور شہرت دنیا کے اس آخری کنارے تک پہنچ چکی تھی۔ اور پھر اگرچہ سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آسمانی قیادت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یکے بعد دیگرے دو جلیل القدر صحابہ کے ذریعہ ۱۹۲۰ء میں وہاں مستقل بنیادوں پر تبلیغِ اسلام کی مہم کا آغاز ہو چکا تھا۔ اور پھر وہاں بعد ازاں قریباً ۲۷ سٹیٹس میں باقاعدہ جماعت ہائے احمدیہ کا قیام بھی عمل میں آچکا تھا تاہم یہ سرزمین ابھی تک کسی خلیفۃ اللہ فی الارض کے قدوم میمنت لزوم سے محروم چلی آرہی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ مقدر کر رکھا تھا کہ اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے مبارک دور میں خلفائے سلسلۂ احمدیہ میں سب سے پہلے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے نافلۂ موعود حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود وہاں تشریف لے جائیں اور اس دُور افتادہ سرزمین پر قدم رنجہ فرما کر وہاں وسیع تر بنیادوں پر انقلابِ حقیقی کی راہ ہموار کریں اور اس طرح اس کی روحانی سیری وسیرابی کا سامان ہو۔ اس میں شک نہیں کہ اس زمانہ میں امریکہ دنیا کا امیر ترین اور طاقتور ترین ملک ہے اور اس کی سیاسی اور مادی عظمت سب کے نزدیک مسلّم ہے لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ دنیا کے اکثر ممالک کی طرح روحانی اعتبار سے اُس کی غربت اور تنگ گزرانی بھی اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی ہے۔ اور اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ اس کے روحانی فقر وفاقہ اور تنگ گزرانی کو دور کرنے اور اسے روحانی آسودگی سے ہمکنار کرنے کا سامان ہو۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا پہلی بار امریکہ تشریف لے جانا تاریخِ احمدیت کا ایک نہایت ہی اہم واقعہ ہے۔

(آگے دیکھئے صفحہ ۹ پر)

... چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائٹر:- صدر انجمن احمدیہ قادیان ٭

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۹ تبوک ۱۳۵۵ ہش

اِتحادِ بین المسلمین!

کانپور میں قائم شدہ "صدائے اتحاد" نام کی ایک انجمن کا مطبوعہ اشتہار اور مجلس کی طرف سے موصولہ چند مراسلات اس وقت ہمارے سامنے ہیں۔ اشتہار کے ذریعہ ممبرانِ انجمن نے اُمتِ مسلمہ کے ہر خاص و عام سے دردمندانہ اپیل میں کہا ہے کہ

"ہماری رُسوائی متقاضی ہے کہ ہم اپنے آپ کو شیعہ۔ سُنّی۔ دیوبندی۔ بریلوی۔ شیخ۔ سید۔ انصاری اور صدیقی وغیرہ کی تفریق میں نہ اُلجھائیں۔ بلکہ اپنے آپ کو صرف مسلمان سمجھیں۔ ہر مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ اِس حدیثِ مبارکہ پر عمل پیرا ہوں۔ اور متحد ہو کر اتنا قریب ہو جائیں کہ ایک کی دِل کی دھڑکن دُوسرے کو اپنے دِل میں محسوس ہو۔ اور یہی طریقہ ہے کہ ہمیں پھر وہی سربلندی حاصِل ہو جس کا خدا نے وعدہ کیا ہے۔"

بلاشبہ اتحاد بین المسلمین وقت کا ضروری تقاضا ہے۔ اس کے لئے ہر مُسلمان بھائی کو خلوصِ دل کے ساتھ عمل کے میدان میں کُود جانے کی ضرورت ہے۔ آج ساری دُنیا میں مسلمانوں پر بڑی بڑی آفتیں ٹوٹ رہی ہیں۔ عربوں کا کامل اتحاد جس سے تین سال قبل جنگ رمضان ۷۳ء میں بہت مفید نتائج نکلے۔ آج وہ اتحاد کہیں نظر نہیں آتا۔ اس کی جگہ باہمی افتراق و انشقاق بھیانک صورت اختیار کر چکا ہے۔ اور لبنان میں ۱۷ ماہ سے چل رہی اندوہناک خانہ جنگی اِس کی بدترین مثال ہے۔

سارے عالمِ اسلام کو کلمۂ واحدہ پر جمع کر دینے کے لئے ہی حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بعثت ہوئی۔ امام مہدی کی شان کس قدر بلند ہے اس بات سے ظاہر ہے کہ اُمتِ محمدیہ میں سے امام مہدی ہی وہ اکیلا شخص ہیں جن کو رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا سلام پہنچانے کا ارشاد فرمایا۔ مگر افسوس کہ برادرانِ اسلام نے اس خدا کی نعمت کی قدر نہ کی اور آج جس طرح کے رُسوا کن حالات سے دوچار ہیں اسی ناقدردانی کا نتیجہ ہے۔ تاہم خوشی کا مقام ہے کہ مسلمانوں ہی کے سنجیدہ طبقہ کے دِلوں میں اتحاد کی اہمیت کا احساس اُبھرنے لگا ہے۔ اور وُہ بغیر کسی فقہی یا نسلی تفریق کے سب مسلمانوں کو اپنا مسلمان بھائی ہی خیال کرنے کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔

اِدھر مُلک میں ایمرجنسی کے نفاذ سے اندرونِ مُلک جو خوشگوار ماحول بن گیا ہے اس سے فائدہ حاصِل نہ کرنا بڑی بے نصیبی کی بات ہوگی۔ لہٰذا نہایت ضروری ہے کہ ہر قسم کے لڑائی جھگڑے اور اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے تمام مُلک، واسی بالعموم اور برادرانِ اسلام بالخصوص پُرامن طریق پر زندگی گزاریں اور اپنے مُلک کے اچھے شہری ثابت ہوں۔ اتحاد میں بڑی برکتیں ہیں۔ وہ قیمتی وقت اور طاقت جو آپسی پھوٹ میں ضائع ہو جاتی ہے اپنی اصلاح اور مُلک و ملّت کی تعمیر و ترقی میں صرف ہونے لگے تو مُلک واسیوں کی سربلندی یقینی ہے۔

چونکہ اس وقت ہماری بات چیت کا خصوصی موضوع اتحاد بین المسلمین ہے اس سلسلہ میں اگر دریافت کیا جائے کہ اس اتحاد کی بنیاد کیا ہو؟ کیونکہ باوجود زبانی دعوئے اتحاد کے کوئی شخص بھی اپنے مخصوص نظریات اور دماغوں میں راسخ خیالات کو ترک کرنے کے لئے تیار نہیں۔ تو اس کے لئے بھی زیادہ تردد کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اُس پیارے نبی آبائنا و اُمّہاتنا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کا کلمہ سارے ہی مسلمان پڑھتے ہیں، باہمی اتحاد کی ایک ایسی راہ کا واضح تعیّن بھی فرما دیا ہُوا ہے جس میں نہ تو فقہی نظریات اور نہ ہی نسلی امتیازات روک بنتے ہیں۔ وہ یہی کہ جملہ برادرانِ اسلام فقہی اور اختلافی باتوں سے بہت اُونچا اُٹھ کر ہر اُس بھائی کو گلے لگا لیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ اِس کے لئے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی بالکل واضح ہے۔ حضورؐ فرماتے ہیں:-

مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَکَلَ ذَبِیْحَتَنَا
فَھُوَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَہٗ ذِمَّۃُ اللّٰہِ وَ ذِمَّۃُ رَسُوْلِہٖ
فَلَا تُخْفِرُوْا ذِمَّۃَ اللّٰہِ "

بخاری شریف کی یہ حدیث نہ صرف یہ کہ ہر اُس مسلمان کو مسلمان قرار دیتی ہے جو نمازیں پڑھتا ہے۔ بیت اللہ شریف کو اپنا قبلہ جانتا ہے۔ اور مسلمانوں کا ذبیحہ کھا لیتا ہے۔ بلکہ ایسے شخص کے مسلمان ہونے کی اللہ اور اُس کے رسُولؐ نے گارنٹی دی ہے۔ اور تاکید فرمائی گئی ہے کہ خبردار اللہ اور اس کے رسولؐ کی قبول کردہ اس ذمہ داری پر آنچ نہ آنے پائے۔ غور کیجئے اِس تاکیدی ارشاد کے ہوتے ہوئے برادرانِ اسلام کی کس قدر بھول ہے کہ جو محض فروعی اختلافات کے سبب، یا دوسرے کے نقطۂ نظر کو نہ سمجھتے ہوئے اُس پر دائرۂ اسلام سے خارج ہونے کا فتویٰ صادر کرتے ہیں۔ اور اس طرح اُمتِ واحدہ کے افتراق و انشقاق کے بیج بوتے ہیں۔

باہمی اتحاد و اتفاق کی طرف مثبت قدم بڑھانے کے لئے دُوسرے نمبر پر اس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ سب مسلمان بھائی اپنے اندر قوتِ برداشت پیدا کریں۔ دُوسرے کی بات پر جلد طیش میں آجانے کی بجائے ضبطِ نفس سے کام لیں۔ اور ارشادِ نبویؐ خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا کَدَرَ پر عمل کرتے ہوئے ہمیشہ دُوسروں کی خوبیوں پر نظر ہو۔ اُن کے عیوب و نقائص تلاش کرنے اور اُن پر طعن و تشنیع کرنے سے پرہیز کریں۔ دُوسروں کی عزت کریں۔ تا آپ کی عزت بھی اُن کے ہاتھوں محفوظ رہے اور اس بات کو کبھی نہ بھُولیں کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو حقیقی مسلمان اُسی کو قرار دیا ہے جس کے ہاتھ اور زبان کے بُرے استعمال سے سب لوگ محفوظ رہیں۔ اگر آپ اِس ارشادِ نبوی کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے مسلمان بھائی پر آوازے کستے ہیں۔ اسے بُرا بھلا کہتے ہیں تو خود فیصلہ فرما لیں کہ کیا آپ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کے مطابق حقیقی مسلمان کہلانے کے مستحق ہیں؟

انجمن صدائے اتحاد کے اشتہار کی مندرجہ عبارت کے پہلے اور آخری فقرہ کو غور سے پڑھیں۔ بقول اُن کے مسلمان اس وقت "رسُوا" ہیں۔ اور اس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ وہ سربلند ہوں، اُن کی رسُوائی جاتی رہے۔ اس کے لئے ایک بات تو انہوں نے اتحاد کی کہی ہے۔ جس سے کامل اتفاق کرتے ہوئے ہم نے اپنے خیالات کا مختصراً اظہار کر دیا ہے۔

لیکن جہاں تک مخصوص طور پر مسلمانوں کے سربلند ہونے کا تعلق ہے۔ دُنیا کی دیگر اقوام کی طرح مسلمانوں کے سربلند ہونے کی خواہش بُری نہیں بلکہ نہایت ضروری ہے۔ مگر کسی چیز کے لئے صرف خواہش کرنے سے وہ چیز مل نہیں جایا کرتی۔ بلکہ اس کے لئے بہت سے خارجی اسباب کو بھی کام میں لانا پڑتا ہے۔ ایسی عملی جدّوجہد کی جاتی ہوتی ہے جو نتیجہ خیز ہو۔ قرآنی تعلیمات کی روشنی میں مسلمانوں کے سربلند ہونے کے لئے پہلی اور بنیادی بات یہ ہے کہ ہر مسلمان کے دل میں دینِ اسلام پر حقیقی ایمان پیدا ہو۔ ہر کوئی مسلمان کہہ سکتا ہے کہ "ہاں!" میرے دِل میں ایسا ایمان موجود ہے۔ لیکن اس جگہ ہم پھر یہی کہیں گے کہ محض دعوے کوئی بات نہیں۔ جس دعوے کے ساتھ ثبوت نہیں وہ دعویٰ کہیں بھی قابلِ قبول نہیں۔ اگر مسلمانوں کے دِل میں ایمان ہوتا تو بمطابق اظہار مجلس "صدائے اتحاد" اس وقت مسلمان "رُسوا" کیوں ہوتے اور جس سربلندی کے حصُول کی تراکیب بتائی جا رہی ہیں، وہ سربلندی میسّر کیوں نہیں؟ یہ ناممکن بات ہے کہ آگ تو جل رہی ہو اور اُس میں حرارت نہ ہو۔ مسلمانوں کے دلوں میں حقیقی ایمان موجود ہو تو ناممکن ہے کہ وہ دُنیا میں ذلیل و رُسوا ہوں۔ اور سربلندی سے محروم ہوں۔ اس لئے کہ قرآن کریم صاف فرماتا ہے کہ

اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ○ (آل عمران آیت ۱۴۰)

" اگر تم مومن ہو تو تم ہی بالا رہو گے۔"

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ آج مسلمان کے دِل میں وہ ایمان نہیں رہا جو صدرِ اوّل کے مسلمان کے دِل میں موجود تھا۔ اس کا ایمان زندہ ایمان تھا جو دینِ اسلام کی خدمت و اشاعت کے لئے ہر وقت تیار رہتا۔ اُس کے لئے ہر طرح کی بڑی سے بڑی قربانی دینے سے بھی گریز نہ تھا۔ آج کا مسلمان جس عملی دیوالئے پن کا شکار ہو چکا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔

ہم اِس جگہ شُکرِ نعمت کے طور پر عرض کریں گے کہ خُدا کے فضل و کرم سے امام مہدی علیہ السلام پر ایمان لانے کے نتیجے میں آج احمدی مسلمانوں کے دلوں میں وہی زندہ اور حقیقی ایمان پیدا ہو چکا ہے جس کے نتیجہ میں وُہ دینِ اسلام کی خدمت و اشاعت کے لئے ہر قسم کی مالی اور جانی قُربانیاں دے رہے ہیں۔ اور خُدا کے فضل سے آج ساری دُنیا میں ایک تنظیم کے تحت یہ مہم بڑی کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔ اور اس کے شاندار اور خوش کُن نتائج نکل رہے ہیں۔ جن کا وقتاً فوقتاً ذکر بدر کے صفحات پر آتا رہتا ہے۔ چنانچہ اسی پرچہ میں ہی حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورۂ امریکہ کے سلسلہ میں حضور کی زبانِ حقیقت ترجمان سے پڑھا جا سکتا ہے۔ اور مزید چند پرچوں میں مبنی بر حقائق مزید ایمان افروز رپورٹیں آپ کے مطالعہ میں آئیں گی۔ انشاء اللہ۔

کِس قدر تعجب کا مقام ہے کہ اُمتِ مرحُومہ کے وہ افراد جن کو روزِ اوّل ہی سے سبق کامل اتحاد و اتفاق کا پڑھایا گیا اور اسلام کی نعمت کو یاد دلا کر سُورت آل عمران آیت ۱۰۴ میں ہر طرح کے افتراق و انشقاق سے بچ کر اسلام کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑے رکھنے کی تاکید کی گئی ہے۔ آج اُنہیں میں سے "صدائے اتحاد" جیسی مجالس مسلمانوں کو اتحاد کی طرف دعوت دینے کے لئے تشکیل دی جانی لگی ہیں۔ غور کیجئے آخر یہ نوبت کیوں آئی۔ اتحاد کی دعوت بجائے خود اِس امر کی واضح دلیل ہے کہ برادرانِ اسلام نے قرآن کریم کی اُس بنیادی اور اساسی ہدایت کو نظر انداز کر دیا۔ قرآنِ کریم تو کہتا ہے کہ

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ
اللّٰہِ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ
بِنِعْمَتِہٖ اِخْوَانًا (آل عمران: ۱۰۴)

اور تم سب کے سب اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور پراگندہ مت ہو۔ اور اللہ کا احسان جو اُس نے تم پر کیا ہے یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اُس نے تمہارے دلوں میں اُلفت پیدا کر دی۔ جس کے نتیجہ میں تم اُس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے۔

(آگے دیکھئے صلا پر)

"نئی دنیا" کو نئی زمین اور نئے آسمان کے قیام کی بشارت سے آگاہ کرنے کے لئے

امریکہ تشریف لیجاتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا لندن میں ورودِ مسعود اور چار روزہ قیام

احباب لندن کی طرف سے والہانہ استقبال۔ حضور سے ملاقات کرنے اور روح پرور کلمات و خطبہ جمعہ سننے کی سعادت

حضور انور کے حالیہ سفرِ امریکہ کے سلسلہ میں جو تفصیلات اخبار الفضل میں قسط وار شائع ہوئی ہیں دوسری قسط کے طور پر اُن کا خلاصہ افادہ کے لئے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر بدر)

کراچی سے ایمسٹرڈم

جہاز کراچی سے ۲۱ جولائی ۱۹۷۶ء کو علی الصبح تین بجکر ۲۰ منٹ پر روانہ ہوئے اور قریبا ساڑھے پانچ گھنٹے محو پرواز رہنے کے بعد اسی روز پاکستانی وقت کے مطابق صبح نو بجکر تین منٹ پر یونان کے دارالحکومت ایتھنز کے فضائی مستقر پر اترا اُس وقت یونان میں مقامی وقت کے مطابق ۷ بجکر تین منٹ ہوئے تھے۔ گویا پاکستانی وقت کے مقابلہ میں دو گھنٹہ کا فرق تھا قریبا سوا گھنٹہ کے وقفہ کے بعد جہاز پاکستانی وقت کے مطابق دس بجکر ۲۰ منٹ اور یونان کے وقت کے مطابق صبح ۸ بجکر ۲۰ منٹ پر ایتھنز سے روانہ ہوا۔ اور قریباً تین گھنٹے کی پرواز کے بعد یونان کے وقت کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر ایمسٹرڈم پہنچا۔ جہاں حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے ایک گھنٹہ وی۔ آئی۔ پی لاؤنج (CROWN LOUNGE) میں قیام فرمایا۔ ایمسٹرڈم کے ہوائی اڈہ پر جماعت احمدیہ ہالینڈ کے احباب اور لجنہ اماء اللہ ہالینڈ کی ممبرات حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کے استقبال کے لئے خاصی تعداد میں جمع تھے۔ اُن سب احباب نے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں اور لجنہ اماء اللہ کی ممبرات اور عہدیداران نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں اھلاً و سھلاً و مرحبا کہنے کی سعادت حاصل کی حضور نے ان سب احباب سے گفتگو کے دوران ہالینڈ میں تبلیغ اسلام کی مہم اور اس کے نتائج و اثرات کا جائزہ لیا اور علی الخصوص مبلغینِ اسلام کو بیش قیمت ہدایات سے نوازا

لنڈن میں حضور ایدہ اللہ کا والہانہ استقبال

ایمسٹرڈم کے فضائی مستقر پر ایک گھنٹہ قیام فرمانے کے بعد حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا مع اہلِ قافلہ کے ایل۔ ایم کے ہوائی جہاز میں وہاں سے لنڈن روانہ ہوئے۔ جہاز ۵۰ منٹ کی پرواز کے بعد بوقت ظہر لنڈن کے فضائی مستقر "ہیتھرو" پر اترا۔ جونہی حضور جہاز سے باہر تشریف لائے امام مسجد لنڈن محترم بشیر احمد خان صاحب رفیق اور محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ایم اے ابن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آگے بڑھ کر حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کو خوش آمدید کہنے کی سعادت حاصل کی۔ حضور نے ہردو کو شرفِ مصافحہ عطا فرمایا۔

بعد ازاں حضور اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا ان ہردو احباب کی معیت میں ہیتھرو ائیرپورٹ کے وی۔ آئی۔ پی۔ لاؤنج الموسوم BRABAZONE میں تشریف لائے وہاں محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور ہائی کمشنر گیمبیا محترم جناب ابو بکر جینے کے علاوہ مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ مبلغ مقیم ساؤتھ آل مکرم چوہدری رشید احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعتِ احمدیہ لنڈن اور دیگر سب احباب نے نہایت تپاک سے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں اھلاً و سھلاً و مرحبا عرض کیا۔ حضور نے انہیں شرفِ مصافحہ بخشا۔ اور وہاں بیٹھ کر کچھ وقت ان سے گفتگو فرمائی۔ وی۔ پی۔ آئی لاؤنج کے ایک علیحدہ حصّہ میں صدر لجنہ اماء اللہ لنڈن محترمہ پروفیسر بیگم ڈاکٹر عبد السلام صاحب نائب صدر لجنہ اماء اللہ محترمہ بیگم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لنڈن، سیکرٹری لجنہ اماء اللہ محترمہ مسز رفیع پروین صاحبہ اور محترمہ امۃ الحی صاحبہ بیگم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کا استقبال کیا اور بہت پُر خلوص طور پر خوش آمدید کہا۔

وی۔ پی۔ آئی۔ لاؤنج میں کچھ وقت گزارنے اور وہاں احباب جماعت سے گفتگو فرمانے کے بعد حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا موٹر کاروں کے ایک قافلہ کی شکل میں فضائی مستقر سے احمدیہ مشن ہاؤس واقع ۱۶، گریسن ہال روڈ متصل مسجد فضل لنڈن روانہ ہوئے۔ گیارہ میل لمبے اس راستہ پر دو ڈھائی تین میل کے فاصلہ پر مجلس خدام الاحمدیہ لنڈن کے مختلف گروپ موٹر کاروں میں سوار حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری کے انتظار میں چشم براہ تھے۔ جونہی حضور کی موٹر کاران کے پاس سے گزرتی تھی۔ وہ حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں بلند آواز سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہوئے موٹر کاروں کے قافلہ میں شامل ہو جاتے تھے۔ ان میں سے ایک گروپ تمام تر لنڈن کے مضافاتی قصبہ ساؤتھ آل کے خدام پر مشتمل تھا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی موٹر کار جب قافلہ کی دیگر کاروں کے ہمراہ مشن ہاؤس کے صاف و شفاف اور پُر فضا احاطہ میں داخل ہوئی تو دو صد سے زائد احباب نے جو وہاں حضور کی تشریف آوری کے منتظر تھے۔ اھلاً و سھلاً و مرحبا کہہ کر بہت والہانہ انداز میں حضور کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضور نے موٹر سے اترنے کے بعد ہزارہا میل کے طویل سفر کی کوفت اور تھکان کے باوجود صف بستہ ایستادہ ان سب احباب کو باری باری شرفِ مصافحہ عطا فرمایا۔ اور ان سے اس حال میں گفتگو فرمائی کہ حضور ازحد ہشاش بشاش نظر آرہے تھے۔ ادھر احباب کی غیر معمولی مسرت کا یہ عالم تھا کہ ان کے چہرے ہی متبسم نہ تھے بلکہ مسرت ان سے پھوٹی پڑ رہی تھی اور صاف نظر آرہا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بجا لاتے ہوئے خوشی سے پھولے نہیں سما رہے۔

پھر دو صد احباب کے علاوہ یک صد کے قریب خواتین بھی حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کو خوش آمدید کہنے کی غرض سے تشریف لائی ہوئی تھیں انہوں نے مشن ہاؤس کے محمود ہال میں جمع ہو کر حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کا بہت پُر تپاک طریق پر خیر مقدم کرنے کی سعادت حاصل کی۔ آپ نے سب بہنوں کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ اور بہت خوش دلی سے گفتگو فرمائی۔

جملہ احباب کو شرفِ مصافحہ عطا فرمانے اور فرداً فرداً احباب سے گفتگو فرمانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مشن ہاؤس کی بالائی منزل میں تشریف لے گئے۔ جہاں حسب سابق حضور کے قیام کا انتظام کیا گیا تھا۔

۲۲؍ جولائی ۱۹۷۶ء بروز جمعرات

۲۱؍ جولائی کو کراچی سے لنڈن پہنچنے اور طویل سفر کی کوفت اور تکان کی وجہ سے اس روز آرام فرمانے کے بعد حضور اگلے روز یعنی ۲۲ جولائی بروز جمعرات دس بجے صبح دفتر میں تشریف لائے اور مسلسل ڈیڑھ بجے تک دفتری کام میں ازحد مصروف رہے۔ اس عرصہ میں حضور نے مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق کو طلب فرما کر انگلستان میں تبلیغ اسلام کی مساعی اور جماعتِ احمدیہ انگلستان کی کارکردگی کا جائزہ لیا۔ نیز حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور خطوط لکھوائے۔

ہر چند کہ حضور پر ابھی سفر کی کوفت پاکستان کی گرمی اور تھکان کا اثر تھا۔ اور عام ملاقات کی اجازت نہ تھی تاہم حضور نے احباب کے اشتیاق کے پیشِ نظر قریباً ۲۰ احباب کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ ان میں گھانا کے مکرم سعید احمد صاحب۔ لیبیا کے ڈاکٹر عبد الشکور صاحب نیز انگلستان کے مکرم ڈاکٹر ظفر اللہ صاحب، مکرم نعیم طاہر صاحب اور عزیز سید مطلوب احمد شاہ صاحب ابن مکرم سید مسعود مبارک شاہ صاحب بھی شامل تھے۔

حضور نے فیصلہ فرمایا کہ حضور کے سفرِ امریکہ کے دوران مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق بطور پرائیویٹ سیکرٹری حضور کے ہمراہ امریکہ جائیں گے۔ اور مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم اے پرسنل سیکرٹری کے فرائض

انجام دیں گے۔

رات ساڑھے دس بجے حضور مکرم امام بشیر احمد خان صاحب رفیق اور مکرم شاہد احمد خان صاحب کی معیّت میں مکرم ڈاکٹر ولی شاہ صاحب کی سرجری تشریف لے گئے اور وہاں دانتوں کا معائنہ کرایا۔

۲۳ر جولائی ۱۹۷۶ء بروز جمعہ

۲۳ر جولائی کو جمعہ کا روز تھا۔ اس لئے احباب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ سے مستفید ہونے اور حضور کی اقتداء میں نمازِ جمعہ ادا کرنے کے اشتیاق میں نمازِ جمعہ کے مقررہ وقت سے بہت پہلے ہی نہ صرف لندن کے مختلف حصوں بلکہ انگلستان کے دور دراز علاقوں اور شہروں سے بھی مشن ہاؤس پہنچنے شروع ہو گئے۔ اس روز صبح سے نمازِ جمعہ سے قبل تک احباب کی آمد کا سلسلہ مسلسل جاری رہا۔ اور مشن ہاؤس کی رونق لحظہ بہ لحظہ بڑھتی چلی گئی۔ اردگرد کا علاقہ تشریف لانے والے احباب کی موٹر کاروں سے بھر گیا۔ ہر طرف دور دور تک موٹر کاروں کی قطاریں پھیلی ہوئی تھیں۔ اِدھر مشن ہاؤس کا احاطہ مختلف ملکوں اور مختلف نسلوں کے احمدی احباب سے یوں معمور نظر آرہا تھا کہ جیسے گلستانِ احمد کے اس پُر فضا باغیچہ میں خوش رنگ و خوشنما پھولوں کے کھلنے کی وجہ سے بہار اپنے پورے عروج پر آئی ہوئی ہے۔ اور ان کی بھینی بھینی خوشبو مشامِ جاں کو معطّر کر رہی ہے۔

ایک بجے دوپہر تک محمود ہال مستورات سے نیز مسجد فضل لندن اور اس سے ملحق نو تعمیر شدہ وسیع و عریض کمرہ نمازیوں سے پُر ہو چکا تھا۔ اس ہال نما کمرہ کا سنگِ بنیاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ سال اپنے سفرِ یورپ کے دوران اپنے دستِ مبارک سے رکھا تھا۔ یہ کمرہ مسجد فضل لندن سے ملحق جانبِ شمال قبلہ رُخ تعمیر کیا گیا ہے اس کی وجہ سے احباب انگلستان کے لئے جمعہ کی نماز ادا کرنے میں بہت سہولت ہو گئی ہے ورنہ مسجد فضل لندن اپنی وسعت کے باوجود ناکافی ہو چکی تھی۔ اور احباب کو بہت بڑی تعداد میں مسجد سے باہر گھاس کے اس قطعہ میں جس پر یہ کمرہ تعمیر کیا گیا ہے نماز ادا کرنی پڑتی تھی۔

خطبۂ جمعہ کا خلاصہ

محمود ہال کے مستورات سے اور مسجد فضل لندن اور اس سے ملحق ہال نما وسیع و عریض کمرہ کے دیگر نمازیوں سے پُر ہو جانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈیڑھ بجے بعد دوپہر مشن ہاؤس سے مسجد میں تشریف لا کر پہلے ایک ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ اور پھر جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ نے تشہّد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ ہمارا رب اللہ اس قدر عظمت و کبریائی اور جلال والا ہے کہ انسانی ذہن اس کی عظمت و کبریائی اور جلالتِ شان کا تصور نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی غیر محدود صفات اور قدرتوں میں سے بعض صفات کا ذکر فرمایا ہے۔ جن سے ہمیں اس کی عظمت اس کے جلال اور اس کی کبریائی کا کسی قدر اندازہ ہوتا ہے۔ ان میں سے اس کی دو صفات (الحی اور القیوم) ہونا ہے۔ الحی کے معنے یہ ہیں کہ وہ اپنی ذات میں ہمیشہ سے زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔ پھر یہی نہیں کہ وہ خود زندہ ہے بلکہ ہر ذرّہ کا ئنات اور ہر ذی روح کی میں جو زندگی نظر آتی ہے۔ وہ اسی کی عطا کردہ ہے۔ وہ خود ہی زندہ نہیں بلکہ ہر ذی روح کی زندگی کا موجب اور علت العلل بھی ہے۔ پھر وہ القیوم ہونے کی وجہ سے خود اپنی ذات میں ہی قائم نہیں ہے بلکہ ہر چیز جو اس کی اپنی پیدا کردہ اور مخلوق ہے۔ اس کے قیام کا بھی وہی موجب ہے۔ اگر اس کائنات اور اس کے ہر ذرہ کا الحی اور القیوم کے ساتھ تعلق نہ رہے یا حیّ و قیوم خدا ایک لحظہ کے لئے اپنا سہارا ہٹا لے تو پوری کائنات پر فوراً ہی فنا وارد ہو جائے اور کوئی چیز بھی باقی نہ رہے۔

ایسے حیّ و قیوم اور ہمہ قدرت طاقت کے ساتھ زندہ تعلق ہونا ازبس ضروری ہے۔ اس کے بغیر انسان روحانی طور پر زندہ رہ ہی نہیں سکتا۔ زندہ تعلق خدا کے ساتھ اس وقت قائم ہوتا ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہو جائے اور اس کی روح رضیتُ باللہِ ربًّا پکار اٹھے۔ لیکن ایک خاکی انسان رضیتُ باللہِ ربًّا یعنی میں اپنے رب کی رضا پر راضی ہوں اس وقت ہی کہہ سکتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ اسے اپنی جناب سے ایسا کہنے کی سعادت عطا فرمائے۔

اس مرحلہ پر حضور نے خطبہ کے دوران جذباتِ تشکر سے لبریز ہو کر بڑے جذبہ سے فرمایا کہ آج میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے خوشی کے ساتھ اپنے آپ کو یہ اعلان کرنے پر مجبور پاتا ہوں کہ رَضِیتُ باللہِ ربًّا یعنی میں اپنے رب کی رضا پر راضی ہوں۔ آپ سب جانتے ہیں کہ گزشتہ سال میں نے ناسازگار حالات میں سویڈن کے شہر گوٹن برگ میں ایک مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا تھا۔ خدا نے اپنے فضل سے سب روکیں دور کر دیں اور اسی کے فضل سے اب وہ مسجد بن کر تیار ہو گئی ہے اور اسی کی دی ہوئی توفیق سے عنقریب اس کا افتتاح عمل میں آنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے فضل سے بہت مخلص جماعت عطا کی ہے اور انہیں خدا کی راہ میں قربانیاں کرنے کی غیر معمولی توفیق سے نوازا ہے۔ اس نئی مسجد کی تعمیر کے لئے پاکستان سے باہر کی بعض جماعتوں نے رقم فراہم کر دکھائی۔ بالخصوص اللہ تعالیٰ نے جماعت انگلستان کو مالی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائی اس پر دِل اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کی تقدیس سے بھر جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس دنیا میں جزائے خیر عطا فرمائے اور اگلے جہان کی زندگی میں بھی جو دائمی ہے۔ ہر ایک کو اس کا پیار حاصل رہے

اس ضمن میں اللہ تعالیٰ کے افضال و انعامات کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے مزید فرمایا۔ ابتداء میں مسجد کی تعمیر کا جو اندازہ لگایا گیا تھا۔ بعد ازاں اس میں کچھ فرق پڑ گیا جس وقت اندازہ لگایا گیا تھا اس وقت پونڈ کی قیمت زیادہ تھی۔ لیکن بعد میں پونڈ کی قیمت گر گئی اور ہمیں اندازہ سے بڑھ کر Pounds ادا کرنا پڑے کنٹریکٹر کو آخری قسط ادا کرنا تھی۔ اور رقم ختم ہو گئی تھی۔ میں نے مسجد کی تعمیر سے قبل کنٹریکٹر سے کہا تھا کہ تمہیں بنک کی ضمانت پر زیادہ اعتبار ہے یا میری زبان پر؟ اس نے جواب دیا تھا کہ مجھے آپ کی زبان پر زیادہ اعتماد ہے مجھے بنک کی ضمانت کی ضرورت نہیں مجھے فکر تھا کہ کنٹریکٹر نے جب میری زبان پر اعتماد کیا ہے تو اس اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچنی چاہیئے۔ اللہ کے کام نیارے ہوتے ہیں امریکہ کے احمدیہ مشن میں ایک پُرانا فنڈ پڑا ہوا تھا۔ یہ رقم میری نگاہ میں نہیں آئی تھی اور اگر یہ رقم پہلے نگاہ میں آگئی ہوتی تو اسے وہاں پر تبلیغِ اسلام کے کاموں پر خرچ کر دیا جاتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے ایک اور ہی کام کے لئے محفوظ کر رکھا ہوا تھا۔ چنانچہ اس فنڈ میں سے آخری قسط کے طور پر کنٹریکٹر کو بروقت ادائیگی کر دی گئی۔ جماعتِ احمدیہ ایک غریب جماعت ہے "دنیا کی دھتکاری ہوئی جماعت" دنیا کے غضبوں اور غیظ کا نشانہ بننے والی جماعت ہے۔ لیکن یہ خدا تعالیٰ کی اپنی قائم کردہ جماعت ہے۔ اس پر آسمان کے فرشتوں کے ذریعہ اس کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ مہدی علیہ السلام کا یہ قافلہ (یعنی آپ کی جماعت) اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائید و نصرت سے آگے ہی آگے قدم بڑھا رہا ہے اور انشاء اللہ آگے ہی آگے قدم بڑھاتا چلا جائے گا اللہ تعالیٰ آپ سب کی اور بیرونی ملکوں کی ان جماعتوں کی قربانیوں کو جنہوں نے اس مسجد کی تعمیر کے لئے رقم مہیا کی قبول فرمائے اور آپ کو اور انہیں اپنے پیار سے نوازے۔ اس مسجد کی تعمیر میں پاکستان کی جماعتیں اپنی خواہش کے باوجود بعض حالات کی بناء پر حصّہ نہیں لے سکیں۔ اگر ان کے لئے حصّہ لینا ممکن ہوتا تو وہاں کی احمدی خواتین ہی اپنے چندوں سے یہ مسجد تعمیر کرا دیتیں جیسا کہ وہ پہلے بھی یورپ میں کئی مسجدیں تعمیر کرا چکی ہیں۔

حضور نے قربانیوں کے مزید مواقع کا ذکر کرتے اور احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ غلبۂ اسلام کا کام کسی ایک وقت کے ساتھ مخصوص نہیں ہے اور نہ اس کا تعلق کسی ایک نسل کے ساتھ ہے بلکہ یہ نسلاً بعد نسلٍ چلتا چلا جائے گا۔ اور قربانیوں کے مواقع پیدا ہوتے چلے جائیں گے۔ اگر کوئی جماعت کسی موقعہ پر بامر مجبوری قربانیوں میں حصّہ نہ لے سکے تو اس کے لئے خدا تعالیٰ مزید مواقع مہیا کر دے گا۔ خدا کی راہ میں قربانیاں پیش کرنے والی کسی جماعت پر قربانیوں میں حصّہ لینے کے دروازے ہمیشہ کے لئے کبھی بند نہیں کئے جا سکتے۔ خدائی جماعتوں کی راہ میں روکیں پیدا ہوتی ہیں ابتلاء آتے ہیں۔ لیکن اس لئے نہیں آتے کہ انہیں خدائی افضال کے حصول سے محروم کر دیں بلکہ وہ ان کے درجات بلند کرنے اور انہیں افضال و انعامات کا پہلے سے بڑھ کر مورد بنانے کے لئے آتے ہیں۔

بعدہٗ حضور نے سویڈن اور ناروے میں (جن میں سے اوّل الذکر میں حال ہی میں مسجد تعمیر ہوئی ہے اور مؤخر الذکر میں مسجد تعمیر کرنے کا ارادہ ہے) تبلیغ اسلام کی مساعی اور ان کے نتائج کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ سویڈن اور ناروے کی جماعتوں میں ایک بنیادی فرق ہے سویڈن کی جماعت میں پاکستانی احمدیوں کی تعداد صرف دس فیصد ہے۔ باقی وہاں کے اصلی باشندے ہیں جو اپنے ملک میں کمیونسٹ انقلاب آنے کے بعد وہاں

سے نقل مکانی کرکے سویڈن میں آکر آباد ہو گئے ہیں اور ان میں سے بہت سوں نے یہاں آکر جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کرلی ہے۔ بر خلاف اس کے ناروے کی جماعت زیادہ تر پاکستانی احمدیوں پر مشتمل ہے۔ ناروے میں اسلام قبول کرنے کی رَو ابھی نہیں چلی جبکہ یہ رَو سویڈن میں چل پڑی ہے۔ وہاں کے یورپین نژاد احمدی تو کہتے ہیں کہ اگر ضروری وسائل میسّر آجائیں تو چند سال میں ہی لاکھوں گھرانے احمدیت میں آسکتے ہیں۔

حضور نے فرمایا مستقبل کا علم تو خدا کو ہے۔ ہم آئندہ کے بارہ میں کچھ نہیں کہہ سکتے۔ لیکن خدا تعالیٰ چاہے تو چند سالوں میں ایسا انقلاب لاسکتا ہے۔ ابھی تو تبلیغ اسلام کا جو کام ہوا ہے۔ اور اس کے جو نتائج برآمد ہوئے ہیں وہ آنے والے انقلاب کی ابتدا ہے۔ ایک روشنی ضرور نمودار ہوئی ہے۔ لیکن یہ وہ روشنی نہیں ہے جو سورج نکلنے کے بعد چاروں طرف پھیلتی چلی جاتی ہے بلکہ یہ وہ روشنی ہے جو سورج نکلنے سے پہلے نظر آتی ہے یہ صحیح ہے کہ ابھی بہت سے یورپی ملکوں میں احمدیوں کی تعداد بہت کم ہے۔ اور بہت کم لوگوں نے وہاں اسلام قبول کیا ہے۔ لیکن ابتداء میں تعداد کو چنداں اہمیت حاصل نہیں ہوتی اہمیت تو اس مخفی تبدیلی کو حاصل ہوتی ہے جو رفتہ رفتہ فضا میں آرہی ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ تبدیلی ہی آگے چل کر ایک بڑے انقلاب کا پیش خیمہ بنتی ہے۔ جب میں ۱۹۶۷ء میں یورپ کے دورہ پر آیا تھا تو ہالینڈ میں پریس کانفرنس میں وہاں کے ایک صحافی نے مجھ سے سوال کیا تھا کہ آپ نے اس وقت تک ہالینڈ میں کتنے احمدی بنائے ہیں؟ اس سوال سے اس کا مقصد یہ تھا کہ جب میں کہوں گا کہ چند درجن لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے تو تمام صحافیوں پر یہ اثر پڑے گا کہ یہ کوئی قابل لحاظ تعداد نہیں ہے اور یہ کسی بڑے انقلاب کا پیش خیمہ نہیں بن سکتی۔ میں نے اسے جواب دیا کہ مسیحؑ نے اپنی ساری زندگی میں جتنے لوگوں کو عیسائی بنایا تھا اس سے زیادہ تعداد میں چند سال کے اندر اندر ہم یہاں لوگوں کو مسلمان بنا چکے ہیں۔ یہ غیر متوقع جواب سن کر وہ بالکل خاموش ہو گیا جیسے اسے سانپ سونگھ گیا ہو۔ دوسرے صحافی اس جواب سے بہت محظوظ ہوئے۔ سو حقیقت یہی ہے کہ اشاعت اسلام کے ضمن میں سوال اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد کا نہیں ہے سوال یہ ہے کہ فضا میں بتدریج تبدیلی آرہی ہے یا نہیں اور فضا میں تبدیلی مسجد کی وجہ سے آتی ہے۔ فضا کو بدلا ہے تو مسجد نے بدلا ہے مشن ہاؤس تو مبلغ کی ضرورت کے لئے ہوتا ہے۔ لیکن مسجد اللہ کا گھر ہے اس میں اللہ کی باتیں ہوتی ہیں اور جب اللہ کی باتیں ہوتی ہیں تو وہ اندر ہی اندر اثر کر کے بد خیالات کو جو متعصب ذہنوں کی پیداوار ہوتے ہیں زائل کر دیتی ہے جوں جوں بد خیالات زائل ہوتے ہیں لوگوں کے نقطۂ نظر میں تبدیلی آتی چلی جاتی ہے اور اسلام کی اشاعت کے لئے فضا سازگار ہوتی چلی جاتی ہے۔ اس وقت یورپ میں صورت حال یہ ہے کہ لوگوں نے وہاں ساری عمر پادریوں سے اسلام کے خلاف باتیں سنی ہیں اب انہوں نے عیسائیت اور پادریوں کو تو چھوڑ دیا ہے۔ لیکن پادریوں نے اسلام کے خلاف جو اعتراض ان کے ذہن نشین کرائے تھے انہیں انہوں نے ابھی تک ترک نہیں کیا اسی لئے ابھی وہاں اسلام کے خلاف تعصب دور نہیں ہوا۔ یہ رفتہ رفتہ دور ہوگا۔ اور مسجدوں کی تعمیر کے نتیجہ میں وہاں بتدریج فضا بدلے گی۔

اسی ضمن میں حضور نے ایک اور امر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا یورپ میں پریس کانفرنس میں ایک سوال مجھ سے یہ پوچھا گیا تھا کہ آپ یورپ میں اسلام کو کس طرح پھیلائیں گے؟ سوال کرنے والے کا مقصد یہ تھا کہ (نعوذ باللہ) اسلام تو تلوار سے پھیلا تھا۔ اور تلوار ہم نے تم سے چھین لی ہے۔ اس لئے اب تم اسلام کو دنیا میں پھیلانے میں کیسے کامیاب ہو سکتے ہو؟ میں نے جواب دیا کہ ہم تمہارے دل جیت کر اسلام کو یورپ میں پھیلائیں گے۔ اسے اس جواب کی توقع نہ تھی اس لئے وہ مبہوت ہوئے بغیر نہ رہا۔ بہر حال دنیا خواہ کتنی ہی بے توجہی سے کام لے اور دور بھاگے۔ یہ نہیں ہوگا کہ اسلام غالب نہ آئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اگر لوگ اسلام کی طرف متوجہ نہیں ہوں گے تو فرشتے آسمان سے نازل ہو کر انہیں اسلام کی طرف راغب کر دیں گے فی الوقت تو ذہنوں کی تختی صاف ہو رہی ہے تاکہ اسلام کا نقش اچھا جم سکے۔

اسی ضمن میں حضور نے ایک نہایت ہی اہم ضرورت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت دنیا کو محض اسلامی تعلیم کی نہیں بلکہ اسلام کے عملی نمونہ کی ضرورت ہے۔ جبھی تو پریس کانفرنس میں ایک سوال یہ کیا گیا تھا کہ اسلام کی تعلیم تو اچھی ہے۔ لیکن اس کا عملی نمونہ کہیں نظر نہیں آتا یہ ایسا سوال ہے جس کا جواب محض زبان سے نہیں دیا جاسکتا وہ تو جبھی مطمئن ہوں گے۔ جب اسلام کا حقیقی عملی نمونہ ان کے سامنے آئے گا۔ اسی لئے محض عقیدہ کبھی کافی نہیں ہوتا بلکہ اس پر عمل کی ضرورت ہوتی ہے اور اصل اہمیت عمل ہی کو حاصل ہوتی ہے۔ احمدی ہونے کی حیثیت میں ہم پہ دوہری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ایک ذمہ داری تو یہ ہے کہ ہم اپنی ذاتی فلاح و نجات کے لئے اسلام پر کما حقہٗ عمل کریں۔ دوسری ذمہ داری یہ ہے کہ ہم دوسروں کی رہنمائی فلاح و نجات کے لئے اپنی زندگیوں میں اسلام کا حقیقی نمونہ پیش کریں۔ اگر ہم یہ مانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کیا جاسکتا ہے اور احمدیت کے طفیل ہمیں یہ نعمت میسر ہے تو پھر اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ ہمارے دلوں میں بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی اور ان کی غمخواری کا جذبہ بھی بدرجۂ اتم موجود ہو۔ اور ہمارے اندر دوسروں کی فلاح و نجات کی تڑپ پائی جاتی ہو اس تڑپ کا لازمی تقاضا ایک ہی ہے۔ اور وہ یہ کہ ہم دوسروں کے سامنے اسلام کی حسین و جمیل تعلیم کا عملی نمونہ پیش کریں اور اس طرح انہیں راہ راست کی طرف لائیں۔ پس ہماری یہ ایک نہایت ہی اہم ذمہ داری ہے کہ ہمیں نہ صرف اپنی ذات کی خاطر بلکہ دنیا کے واسطے رحمت کے دروازے کھولنے کی خاطر اسلام کا زندہ رہنے والا عملی نمونہ اپنی زندگیوں میں پیش کرنا ہے

اس امر کو مزید واضح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ اس میں شک نہیں مالی قربانی بھی اہم ہے۔ لیکن مالی قربانی ہی تو کافی نہیں اس لئے خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں مال یا جان کا اتنا مطالبہ نہیں کیا جتنا کہ زندگی کا مطالبہ کیا ہے اس نے کہا ہے نہ مجھے تمہارے مال کی چنداں ضرورت ہے اور نہ تمہاری جان کی ہی ضرورت ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ تم پوری زندگی ہی میری راہ میں وقف کردو۔ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام خواب کے ذریعہ ایک خدائی اشارہ پر جان قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے خدا تعالیٰ نے کہا میں تم سے جان نہیں مانگتا۔ بلکہ اس سے بھی بڑا ایک فدیہ مانگتا ہوں اور وہ ہے اپنی پوری زندگی کو میری راہ میں وقف کرنا۔ چنانچہ نہ صرف انہوں نے بلکہ ان کی نسلوں نے اپنی زندگیاں خدا کی راہ میں وقف کر دکھائیں اور وہ زندگی بھر بڑی بڑی تکلیفیں اپنے پر وارد کر کے خدمت دین کا فریضہ ادا کرتے چلے گئے۔

حضور نے فرمایا اس وقت ایک عظیم جدوجہد جاری ہے ایک طرف خدا تعالیٰ ہم سے دین کی سربلندی کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کرنے اور کرتے چلے جانے کا مطالبہ کر رہا ہے اور دوسری طرف دنیا انسان کو خدا تعالیٰ سے دور لے جانے میں کوشاں ہے اس عظیم جدوجہد کے وقت اللہ تعالیٰ نے ایک چھوٹی سی غریب جماعت کو توفیق دی ہے کہ وہ خدمتِ اسلام کے لئے قربانیاں پیش کرتی چلی آرہی ہے اور اس نے خدمتِ اسلام کو اپنا مقصدِ عظیم قرار دے رکھا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ قربانیاں بھی عظیم ہیں جن کا ہم سے مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ لیکن انعام بھی بہت عظیم ہے جس کا ہم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ پھر یہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ ہمیں ساتھ کے ساتھ اپنے انعاموں سے نواز رہا ہے۔ مثال کے طور پر ستمبر ۱۹۷۴ء کے بعد بعض علاقوں میں ایسی رَو چلائی ہے کہ وہاں اب تک ہزاروں گھرانے احمدی ہو چکے ہیں اور جو احمدی ہو رہے ہیں وہ دن بدن ایمان و اخلاص میں پختہ تر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ انسان تھوڑی سی قربانی کرتا ہے۔ اس کے جواب میں خدا تعالیٰ اپنی پوری کائنات اور اپنی پوری صفات کے ساتھ اس کی طرف دوڑا چلا آتا ہے پھر خدا اپنے بندے کو اس قدر نوازتا ہے کہ عام محاورہ کی رو سے حد کر دیتا ہے یہ سب عطیہ ہوتا ہے معمولی سی قربانی کا۔ سو گویا انسان خدا کی خاطر تھوڑی سی تکلیف اٹھاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ اس کے لئے بے انتہا راحت کے سامان کر دیتا ہے اسی لئے ۱۹۷۴ء میں جب احباب جماعت ناسازگار حالات میں سے گزر رہے تھے۔ میں ان سے کہتا تھا کہ تمہارے یہ دکھ عارضی ہیں۔ لیکن تمہاری خوشیاں دائمی ہیں۔ ان دکھوں کے عوض خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والی خوشیاں مقدر کر رکھی ہیں دراصل دنیا یہ بھول جاتی ہے کہ اصل رزق تو خدا تعالیٰ کے پاس ہے۔ وہ جب چاہتا ہے اور جتنا چاہتا ہے اپنے بندہ کو دیتا ہے اور جس ذریعہ سے چاہتا ہے دیتا ہے کوئی اس کی عطا کے راستہ میں روک نہیں بن سکتا۔ اسی طرح خوشی، راحت، سکون و اطمینان اللہ تعالیٰ کے حکم سے ملتا ہے اور کہیں سے نہیں مل سکتا اس لئے سب کچھ ہر طرف سے منقطع ہو کر اسی سے مانگنا چاہیئے اور اسی کے در سے

لینا چاہیئے نہ کہ کسی اور ڈر سے وہ الحیی ہے جب وہ اپنی اس صفت کا اظہار کرتا ہے تو مردہ خوبیں زندہ ہو جاتی ہیں اور جن کو وہ تباہ کرنا چاہتا ہے وہ اپنی قیومیت کا سہارا ذرا سی دیر کے لئے ہٹا لیتا ہے۔ اور وہ فنا ہو جاتے ہیں۔ پس انسان کو اپنا مقام بھی پہچاننا چاہیئے۔ اور خدا تعالیٰ کی عظمت و جلالت شان اور کبریائی کی بھی معرفت حاصل کرنی چاہیئے۔ اسی میں اس کی تمام تر فلاح کا راز مضمر ہے۔

آخر میں حضور نے سویڈن کے شہر گوٹن برگ میں تعمیر کی جانے والی مسجد کا پھر ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہمیں یہ امر کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ ہر مسجد اللہ کی مسجد نہیں ہوتی۔ مسجد کی حرمت اینٹ گارے اور لکڑی سے وابستہ نہیں ہے ان چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے انسان کا خادم بنایا ہے مسجد کی حرمت کا مدار اسے آباد کرنے والوں پر ہوتا ہے اور ان لوگوں کے تقویٰ پر ہوتا ہے۔ جنہیں خدا تعالیٰ اُن کا کسٹوڈین اور نگران بناتا ہے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر قائم ہوں اور قائم رہیں تاکہ ہم خدا تعالیٰ کی نگاہ میں مساجد کی حرمت کو قائم کرنے والے قرار پاسکیں۔

حضور نے فرمایا سویڈن کے بعد اب ناروے میں مسجد تعمیر ہونی ہے اس کے لئے بھی انشاء اللہ العزیز بیرونی جماعتیں رقم فراہم کر دیں گی۔ جماعت احمدیہ کے قیام کی پہلی صدی مکمل ہونے میں اب صرف تیرہ چودہ سال کا زمانہ رہ گیا ہے۔ یہ زمانہ بہت ہی اہم ہے ذمہ داریوں کے لحاظ سے بھی۔ اور بہت ہی اہم ہے ان ذمہ داریوں کی ادائیگی کے نتیجہ میں ملنے والے انعامات کے لحاظ سے بھی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی اہم ذمہ داریوں کو سمجھنے اور انہیں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس پُر معارف اور بصیرت افروز خطبہ کے بعد حضور نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

عزم آکسفورڈ اور وہاں سے واپسی

حضور ایدہ اللہ ۲۳ رجولائی ۱۹۷۶ء کو نماز جمعہ پڑھانے اور پھر کچھ وقت آرام فرمانے کے بعد مع حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا و دیگر اہل قافلہ ۴ بجے سہ پہر موٹر کاروں کے ذریعہ لنڈن سے ۶۰ میل دور آکسفورڈ تشریف لے گئے محترم خان بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لنڈن اور جماعت احمدیہ لنڈن کے بعض دیگر احباب بھی علاوہ

آل کشمیر مجلس خدام الاحمدیہ کے دوسرے سالانہ اجتماع کیلئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام

جیسا کہ گزشتہ اشاعت میں آسنور (کشمیر) میں بتاریخ ۱۴، ۱۵ اگست آل کشمیر مجلس خدام الاحمدیہ کا دوسرا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ اس موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام پہلے روز کے پہلے اجلاس میں پڑھ کر سنایا گیا افادۂ احباب کی خاطر اس پیغام کا مکمل متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر بدر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

نونہالانِ جماعت!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مجھے یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی ہے کہ خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کا دوسرا سالانہ کنونشن آسنور میں ترتیب دیا جا رہا ہے خدا کرے کہ یہ اجتماع آپ سب لوگوں کے لئے اور جملہ اہل وطن کے لئے ہر پہلو سے بابرکت ہو۔ آمین۔

اجتماعات تو دنیا کے ہر حصے اور ہر قوم میں منعقد ہوتے رہتے ہیں اور بعض ان میں سے اپنی ظاہری شان و شوکت اور تعداد شرکاء کے لحاظ سے بڑے بارونق اور شاندار ہوتے ہیں۔ لیکن ان میں اور آپ کے اجتماع میں ایک ما بہ الامتیاز ہے اور وہ یہ کہ آپ اس خدائے بزرگ و برتر کے نام کی منادی کرنے کھڑے ہوئے ہیں جس کو دنیا فراموش کر چکی اور لوح قلب سے مٹا چکی ہے بہت سی زبانوں پر تو اس کے چرچے ہیں لیکن دل اس کی محبت سے خالی اور ناآشنا ہیں۔ دنیا میں جو کانفرنسیں اور کنونشن منعقد ہوتے ہیں وہ اس غرض کے لئے ہوتے ہیں کہ علوم و فنون کی ترقی پر غور ہو یا اقتدار و دبدبہ حاصل کرنے کی تدابیر سوچی جائیں یا تجارتوں کو فروغ دینے کے لئے نئی راہیں تلاش کی جائیں لیکن آپ کو خدا تعالیٰ نے اس لئے منتخب کیا ہے کہ آپ دنیا کو حقیقی کامیابی کی راہ دکھائیں اور بھولی بسری مخلوق کا اس کے خالق سے از سر نو رابطہ قائم کریں یہ کام جس قدر اہم ہے اسی قدر دشوار بھی ہے۔ دلوں کی کدورتوں کو دور کرنا لمبے عرصہ سے قائم شدہ رسم و رواج اور معتقدات کو بدلنا اور ایک نئی راہ پر دنیا کو گامزن کر دینا بڑی محنت، بڑی دلسوزی اور بڑی قربانی چاہتا ہے۔ اگر ایسا تغیّر ریزولیوشنز پاس کر لینے یا چند مجالس منعقد کر لینے سے سرانجام پا سکتا تو خدا تعالیٰ کبھی کبھی کسی مامور و مرسل کو نہ بھیجتا۔ پس آپ جب کنونشن منعقد کر رہے ہیں تو آپ کو یہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ ہماری منزل کہاں ہے۔ اور ہم نے وہاں تک کس طرح پہنچنا ہے۔

سب سے پہلے تو میں آپ کو آپ کے نام کی طرف متوجہ کرتا ہوں آپ

موٹر کاروں میں حضور کے ہمراہ گئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرزند اصغر مکرم میاں لقمان احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ آجکل آکسفورڈ کے ایک اسکول میں انگریزی کے کورس کے علاوہ "اے لیول" کی تیاری کر رہے ہیں۔ اسی طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرزند اکبر محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ایم اے آجکل آکسفورڈ یونیورسٹی میں فلسفہ میں پی ایچ ڈی کا مقالہ تیار کر رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا مع اہل قافلہ آکسفورڈ پہنچنے کے بعد پہلے سیدھے صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب سلمہ اللہ کی قیام گاہ تشریف لے گئے اور وہاں کچھ وقت ان کے کمرہ میں قیام فرمایا۔ صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب بھی اپنی اقامت گاہ سے وہیں تشریف لے آئے ہر دو صاحبزادگان سے ملنے کے بعد حضور نے مع اہل قافلہ شام کی چائے آکسفورڈ کے "رنڈالفا" نامی ہوٹل (Randolph Hotel) میں نوش فرمائی۔ اور پھر وہاں سے روانہ ہو کر ساڑھے نو بجے رات احمدیہ مشن ہاؤس لنڈن واپس تشریف لے آئے۔

واپسی پر حضور نے آکسفورڈ سے چند میل کے فاصلہ پر ایک پُرفضا پہاڑی کے دامن میں بڑی سڑک سے ہٹ کر ایک نہایت پُرسکون ذیلی سڑک پر کچھ دیر چہل قدمی فرمائی جہاں نئی طرز کے کچھ مکانات حال ہی میں تعمیر ہوئے تھے اور کچھ زیر تعمیر تھے اور ان کے مالکوں نے ان کے گرد نہایت نفاست سے بہت کشادہ اور خوشنما باغ لگائے ہوئے تھے جو ان کے اعلیٰ ذوق اور ذاتی محنت و عرق ریزی کے آئینہ دار تھے۔ حضور نے ان مکانوں کے طرز تعمیر اور ان کے مالکوں کی خوش ذوقی پر پسندیدگی اور خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ یہ اکثر و بیشتر خوشحال ریٹائرڈ لوگوں کے مکانات تھے۔ جنہیں انہوں نے ذاتی دلچسپی اور بڑی محنت سے تعمیر کیا تھا۔ حضور نے ان کی محنت اور وقار عمل کے جذبہ کی بھی تعریف فرمائی جب حضور اس سڑک پر چہل قدمی فرما رہے اور دور سے نو تعمیر شدہ مکانات ملاحظہ فرما رہے تھے تو بعض مکانوں کے عمر رسیدہ مالک سڑک سے دور اپنے مکانوں کے برآمدوں میں نکل آئے اس پر مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق اور مکرم عبدالباقی صاحب ارشد نے ان مکانوں کے احاطے کے اندر ان کے پاس جا کر انہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے متعارف کرایا۔ اور انہیں اس امر سے آگاہ کیا کہ حضور ایدہ اللہ ان کی محنت و جانفشانی اور اعلیٰ ذوق سے بہت متاثر ہوئے ہیں اس پر انہوں نے ازحد خوشی اور مسرت کا اظہار کیا اور اسے اپنے لئے باعث فخر قرار دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ کا شکریہ ادا کیا۔

۲۴ جولائی ۱۹۷۶ء بروز ہفتہ

۲۴ جولائی کو حضور ایدہ اللہ نے دس بجے صبح مشن ہاؤس کے دفتر میں تشریف لا کر پہلے تو ڈاک ملاحظہ فرمائی اور پھر بیرونی ملکوں اور لنڈن کے مختلف مقامات سے آئے ہوئے احباب کو انفرادی طور پر ملاقاتوں کا شرف عطا فرمایا۔ اس روز حضور نے مجموعی طور پر ۴۲ احباب سے ملاقات فرمائی۔ ان میں امام مسجد فرانکفورٹ مغربی جرمنی کے مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری گھانا کے مکرم مسعود احمد صاحب مشرقی وسطیٰ کے مکرم ابراہیم ابوبکر صاحب وغیرہم شامل تھے۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ مسلسل ڈیڑھ بجے تک جاری رہا۔

تین بجے سہ پہر حضور ایدہ اللہ نے مسجد فضل لنڈن میں تشریف لا کر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے باجماعت پڑھائیں۔ نیز رات کو ۹ بجے مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں اسی طرح احباب کو اس روز بکثرت مسجد میں آکر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنے کی سعادت میسّر آئی۔

کو جماعت کے باقی حصہ سے الگ کر کے خدام الاحمدیہ کا نام دیا گیا ہے اسی نام سے ہی آپ کو سمجھ لینا چاہیئے کہ آپ خادم ہیں اور آپ کا کام یہ ہے کہ بنی نوع انسان کی خدمت کریں ان کے دکھ درد میں ان کا ہاتھ بٹائیں۔ ان کی فلاح و بہبود اور ان کی بہتری کے لئے کوشاں ہوں اور ہر وقت اسی امر پر غور کرتے رہیں کہ کس طرح دکھی دنیا کو سکھ اور آرام پہنچایا جا سکتا ہے۔ یہ کام صحیح رنگ میں آپ اسی وقت سر انجام دے سکتے ہیں۔ جب آپ اس کے لئے پوری طرح تیار ہوں۔ بغیر ہتھیار اور تیاری کے تو جنگ نہیں لڑی جا سکتی۔ آپ نے اگر تعصب، جہالت، تنگ نظری اور بد اخلاقیوں کے خلاف نبرد آزما ہونا ہے تو اس کے لئے پوری تیاری کرنا ضروری ہے آپ جب تک صحیح علم، بلند حوصلگی اور پاکیزہ اخلاق سے آراستہ نہ ہوں گے۔ جب تک قرآنی معارف سے بہرہ ور نہ ہوں گے، جب تک صداقتوں پر علیٰ وجہ البصیرت قائم نہ ہوں گے، جب تک عبادات اور دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی نصرت اور استعانت طلب نہیں کریں گے۔ اور جب تک انوارِ الٰہی کو اپنے ظاہر و باطن میں منعکس نہ کریں گے یہ خدمت کما حقہ سر انجام نہیں دے سکیں گے۔

جس حصۂ عمر سے آپ گذر رہے ہیں وہ تیاری کا وقت ہے پورے پورے شغف اور پورے پورے انہماک سے روحانی علوم کو حاصل کریں نمازوں کو سنوار کر ادا کریں، نوافل اور ذکرِ الٰہی کی عادت ڈالیں سستی اور غفلت کو ترک کر کے اپنے اندر جفاکشی پیدا کریں دعاؤں میں رغبت پیدا کریں اور اپنے اوقات اپنے اموال اور اپنے آرام کو بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے وقف رکھیں۔ اب سے ۸۷ سال قبل جس روحانی انقلاب کی بنیاد پڑی تھی۔ اس کے ثمرات ظاہر ہونے کا وقت قریب آ رہا ہے۔ پس اے عزیز! اٹھو اور کمر ہمت کس کر پورے اخلاص، اطاعت اور وفاداری کے جذبہ سے اس میدان میں کود پڑو۔ کام بھاری ہے۔ لیکن اجر بھی بے حساب ہے۔ خالقِ ارض و سماء اپنی رحمتوں کی بارش نازل کرنے کے لئے بیتاب ہے۔ کیا تم اس سے سیراب ہونا پسند نہیں کرو گے؟ مجھے یقین ہے کہ تمہارے دل میں بھی اپنے ربّ کریم سے ملنے کی سچی تڑپ موجود ہے۔ پس اٹھو اور اپنے عمل اور نمونہ اور اپنے عجز و انکسار کے ساتھ اس کو راضی کر کے اس کی جنتوں کے وارث ہو جاؤ یہ میدان کھلا ہے۔ مبارک وہ جو حسنِ نیت اور حسنِ عمل کے ساتھ اس میں داخل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب لوگوں کا حافظ و ناصر ہو اور آپ کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا کرے آمین!

خاکسار

مرزا ناصر احمد

خلیفۃ المسیح الثالث
۱۹/۴/۷۶

بقیہ صفحہ ۸ سے ادھر احباب جماعت حضور کے ارشادات سے مستفیض ہونے اور حضور سے برکت حاصل کرنے میں محو تھے ادھر امریکہ کی احمدی خواتین نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کو دلی مسرت کے ساتھ خوش آمدید کہتے ہوئے بڑی ہی عقیدت اور محبت کے ساتھ آپ سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔

سب احباب سے ملنے اور انہیں مصافحہ کے شرف سے شادکام کرنے کے بعد حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے ہمراہ ان کی کار میں ان کے مکان پر تشریف لے گئے جو واشنگٹن شہر سے قریباً ۱۵ میل دور میری لینڈ اسٹیٹ کے Bethesda نامی نہایت پُر فضا علاقہ میں واقع ہے۔ حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نیز محترم شاہد احمد خان صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب کا قیام اسی مکان میں ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب پرسنل سیکرٹری میری لینڈ ہی کے ایک اور پُر فضا علاقے راک وِل میں مکرم پیرزادہ احمد صاحب ابن محترم میر مشتاق احمد صاحب آف لاہور کے ہاں مقیم ہیں۔ نیز محترم بشیر احمد خان صاحب رفیق پرائیویٹ سیکرٹری اور خاکسار راقم الحروف اس سے ملحق ڈاکٹر سید عبد المالک نعیم احمد صاحب ابن محترم مولوی عبد الباقی صاحب مرحوم آف بھاگلپور کے ہاں اقامت گزیں ہیں۔ اگرچہ ان سب مقامات کے درمیان طویل فاصلہ ہے۔ لیکن آرام دہ موٹروں کی سہولت نے فاصلے کے احساس کو کالعدم کر کے رکھ دیا ہے۔ باوجود دور ہونے کے محسوس یہی ہوتا ہے کہ سب ایک دوسرے کے قریب قریباً ایک ہی جگہ ٹھہرے ہوئے ہیں

فضائی مستقر پر احباب جماعت سے ملنے اور ان سے باتیں کرنے کے بعد حضور ایدہ اللہ ساڑھے چار بجے کے بعد قیام گاہ پر پہنچے۔ کینیڈا اور امریکہ کے دور دراز حصوں سے آئے ہوئے بعض احباب نے جو ایئرپورٹ پر حضور ایدہ اللہ سے مصافحہ اور مختصر ملاقات کا شرف حاصل کر چکے تھے درخواست کی کہ چونکہ وہ دور دراز مقامات سے آئے ہیں اور کاروباری مصروفیات کی وجہ سے ان کے لئے جلدی جلدی یا بار بار واشنگٹن آنا ممکن نہیں اس لئے انہیں آج شام کو ہی تفصیلی ملاقات کا موقع عنایت فرمایا جائے۔ ہر چند کہ حضور مسلسل پانچ گھنٹے کے فضائی سفر اور ایئرپورٹ پر استقبال کی مصروفیت کی وجہ سے تکان محسوس فرما رہے تھے تاہم حضور نے خود احباب سے ملاقات کی خواہش اور احباب کے جذبۂ اشتیاق کے پیشِ نظر ان سب احباب کے ساتھ ملاقات کرنا منظور فرمایا۔ چنانچہ حضور نے اسی روز شام کو امریکہ کی مختلف ریاستوں اور کینیڈا سے آئے ہوئے پچاس کے قریب احباب کو اپنی قیامگاہ پر ملاقات کا شرف بخشا۔ ان سب احباب سے بہت خوش دلی سے محبت بھرے انداز میں باتیں کیں اور انہیں مصافحہ کا شرف بخشا۔ یہ پُر لطف مجلس قریباً ۴۵ منٹ تک جاری رہی۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبے کا روحانی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عالمگیر روحانی منصوبے کی کامیابی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کے سامنے دعاؤں اور عبادات کا ایک خاص روحانی پروگرام رکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔

(۱) جماعتِ احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کیا جائے۔

(۲) دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر نماز فجر سے پہلے یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں

(۳) کم از کم سات مرتبہ روزانہ سورۃ فاتحہ کی دعا غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جائے۔

(۴) تسبیح و تحمید اور درود شریف (یعنی سُبحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ) کا اور اسی طرح استغفار (یعنی اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ) کا ورد روزانہ ۳۳-۳۳ بار کیا جائے

(۵) مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ گیارہ بار پڑھی جائیں:-

(۱) رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ

(۲) اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

ان کے علاوہ حضور نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

اخبارِ قادیان

٥- مورخہ ۲/۹/۷۶ کو مکرم ذکر اللہ ایوب صاحب آف تنزانیہ بعد زیارت مقاماتِ مقدسہ واپس تشریف لے گئے

٥- مورخہ ۵/۹/۷۶ کو مکرم چوہدری مظفر اقبال صاحب چیمہ کارکن دفتر بیت المال آمد کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ نومولودہ مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش کی پوتی اور مکرم چوہدری محمد واحد صاحب باجوہ کی نواسی ہے۔ احبابِ جماعت زچہ بچہ کی صحت و سلامتی اور نومولودہ کے نیک خادمِ دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

٥- مورخہ ۶/۹/۷۶ کو مکرم مبارک احمد صاحب بٹ کارکن تعلیم الاسلام ہائی اسکول کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ولی محمد صاحب بٹ رشی نگر (کشمیر) کا پوتا اور مکرم قریشی فضل حق صاحب درویش کا نواسہ ہے احباب جماعت زچہ بچہ کی صحت و سلامتی اور نومولود کے نیک خادمِ دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

٥- مکرم سید شریف شاہ صاحب درویش کی بینائی بہت متاثر ہو چکی ہے آنکھوں میں موتیا بند اتر آیا ہے جس کی وجہ سے چلنا پھرنا مشکل ہے احباب جماعت صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

٥- مکرم گیانی بشیر احمد صاحب ناصر اعصابی کمزوری کے سبب تا حال بیمار ہیں احباب صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

٥- مکرم مولوی فاروق احمد صاحب انسپکٹر بیت المال ہرنیا کے کامیاب اپریشن کے بعد امرتسر ہسپتال سے قادیان آ گئے ہیں۔ صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

٢/١٥ مکرم قریشی فضل حق صاحب نے ۲/- روپیہ اعانت بدر ادا کئے ہیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا ورود امریکہ ۔ بقیہ صفحہ اول

اس کے دُور رس نتائج اس خطہ ارض کی کایا پلٹنے اور بالآخر وہاں بھی اسلام کا بول بالا کرنے پر منتج ہوئے بغیر نہیں رہیں گے انشاء اللہ العزیز و باللہ التوفیق۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ احمدیہ مشن واشنگٹن نے حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری پر حضور ایدہ اللہ اور جماعت احمدیہ کے تعارف پر مشتمل انگریزی میں ایک مختصر پمفلٹ شائع کر کے تقسیم کیا جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور حضور ایدہ اللہ کی تصاویر سے مزین تھا۔ نیز مشن کے زیر اہتمام شائع ہونے والے ماہوار رسالے "دی مسلم سن رائز" نے بھی ایک خصوصی باتصویر خیر مقدمی پرچہ شائع کر کے جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت، دنیا بھر میں اسلام کی اشاعت اور اس کی روز افزوں ترقی کے متعلق قیمتی مضامین سے اسے مزین کیا اور اہل امریکہ کو اس بارے میں ضروری معلومات بہم پہنچائیں۔

۲۵ جولائی ۱۹۷۶ء بروز اتوار

لنڈن سے امریکہ کیلئے روانگی

لنڈن میں چار روز قیام فرمانے کے بعد حضور ایدہ اللہ مع حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا و دیگر اہل قافلہ امریکہ تشریف لے جانے کی غرض سے ۲۵ جولائی کی صبح ساڑھے نو بجے موٹر کاروں میں مشن ہاؤس سے لنڈن کے ہوائی مستقر ہیتھرو روانہ ہوئے۔ لنڈن میں حضور نے مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لنڈن کو بطور پرائیویٹ سیکرٹری وفد میں شامل فرمایا تھا۔ چنانچہ وہ بھی حضور کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ اب قافلہ حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کے علاوہ مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق پرائیویٹ سیکرٹری، مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم اے پرسنل سیکرٹری، مکرم شاہد احمد خان صاحب اور خاکسار راقم الحروف مسعود احمد دہلوی ایڈیٹر الفضل پر مشتمل تھا۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ لنڈن کے احباب حضور ایدہ اللہ کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کرنے کے لئے بہت کثیر التعداد میں آئے ہوئے تھے۔ حضور نے روانگی سے قبل اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ احباب شریک ہوئے۔ اس طرح قافلہ احباب جماعت کی دعاؤں کے ساتھ ہوائی مستقر کی جانب روانہ ہوا۔

ساڑھے دس بجے ہیتھرو کے ہوائی مستقر پہنچے اور وہاں اہم شخصیات کی آرامگاہ میں قریباً ایک گھنٹہ آرام فرمانے کے بعد ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر برٹش ایرویز کے جمبو جیٹ ۷۴۷ (فلائٹ نمبر B.A 552) کی قوی ہیکل طیارے میں سوار ہوئے۔ جہاز ساڑھے بارہ بجے دوپہر حرکت میں آ کر عازم امریکہ ہوا۔

امریکہ میں ورود اور استقبال

بحر اوقیانوس پر سے ساڑھے سات گھنٹہ کی مسلسل پرواز کے بعد جہاز برطانیہ کے وقت کے مطابق پونے آٹھ بجے تمام امریکہ کے دارالحکومت واشنگٹن ڈی سی کے ہوائی مستقر "ڈلس ائیرپورٹ" پر اُترا۔ اس وقت امریکہ میں ابھی سہ پہر کا وقت تھا۔ اور تین بجے تھے۔

ڈلس ائیرپورٹ پر مبلغین امریکہ اور امریکہ کے نیشنل امیر امریکہ کے قریباً اٹھارہ سٹیٹس کے افراد جماعت اور ان جماعتوں کے تین صد کے قریب احباب، احمدی مستورات نیز کینیڈا کے نیشنل امیر اور وہاں کے متعدد احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کو خوش آمدید کہنے اور استقبال کرنے آئے ہوئے تھے جونہی حضور جہاز سے اتر کر برٹش ایرویز کے دو افسروں کی معیت میں جو استقبال کی غرض سے پہلے سے موجود تھے لاؤنج کی طرف تشریف لائے محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب، امام مسجد واشنگٹن و مبلغ انچارج امریکہ مشن محترم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد، مبلغ ڈیٹن محترم میاں محمد ابراہیم صاحب، مبلغ نیویارک محترم مسعود احمد صاحب جہلمی۔ جماعت ہائے امریکہ کے نیشنل امیر محترم برادر رشید احمد صاحب، امیر جماعت احمدیہ واشنگٹن محترم منور سعید صاحب، محترم میر داؤد احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب آف لاہور اور محترم خلیفہ عبدالعزیز صاحب نیشنل امیر کینیڈا نے آگے بڑھ کر حضور کی خدمت میں اھلاً و سھلاً و مرحبا عرض کیا۔ حضور نے ان سب احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ازراہ شفقت بہت خوشدلی کے ساتھ باتیں کیں۔ اس موقع پر گھانا کے سفیر مقیم واشنگٹن ہز ایکسیلنسی سیموئیل ارنسٹ کوارم بھی وہاں تشریف لے آئے۔ انہوں نے بھی حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کر کے امریکہ تشریف لانے پر حضور کو خوش آمدید کہا۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کا استقبال محترمہ صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب، محترمہ مسز نسیمہ امین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ واشنگٹن کی صدر محترمہ ادیبہ عباسی صاحبہ نے کیا۔ حضرت سیدہ نے انہیں مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔

Basement سے حضور ان سب احباب کی معیت میں ہوائی مستقر کی اوپر کی منزل میں تشریف لائے جہاں امریکہ اور کینیڈا کے تین صد کے قریب احباب اپنے اپنے امراء کی قیادت میں ایک خاص ترتیب سے صفوں میں ایستادہ حضور کی تشریف آوری کے انتظار میں چشم براہ تھے ان میں سے اکثر احباب سینکڑوں میل کا سفر طے کر کے جذبہ شوق کے ماتحت وہاں کھنچے چلے آئے تھے چنانچہ منور سعید صاحب امیر جماعت احمدیہ واشنگٹن ڈی سی، برادر بشیر افضل صاحب امیر نیویارک، برادر الحاج محمد صادق صاحب امیر نیوآرک (نیوجرسی) برادر ابوبکر نورالدین صاحب امیر ٹرینٹن (نیوجرسی) برادر عابد حنیف صاحب امیر بوسٹن (مسی سیپی) برادر عبدالحفیظ صاحب امیر بالٹی مور (میری لینڈ) برادر یحییٰ شریف عبداللہ صاحب امیر پارک (پنسلوانیا) برادر حسن عزیز صاحب امیر فلاڈلفیا (پنسلوانیا) ڈاکٹر بشیر الدین اسامہ صاحب نمائندہ کلیولینڈ (اوہایو) برادر جمیل الرحمن صاحب امیر پٹسبرگ (پنسلوانیا) برادر الحاج مظفر احمد صاحب امیر ڈیٹرائٹ (مشی گن) و امیر ڈیٹن (اوہایو) برادر الحاج ذوالفقار یعقوب صاحب امیر زائن (اوہایو) ڈاکٹر قاضی برکت اللہ صاحب امیر جیکسن (مسی سیپی) ڈاکٹر بشارت احمد صاحب امیر ایتھنز (اوہایو) برادر جمیل احمد صاحب امیر شکاگو (الینوائس) برادر رشید احمد صاحب امیر ملواکی (وسکونسن) برادر حسن حکیم صاحب امیر واکیگن (الینوائس) برادر منیر احمد صاحب امیر سینٹ لوئس (مسوری) اور عبدالعزیز خلیفہ صاحب نیشنل امیر کینیڈا اپنی اپنی جماعتوں کے نمائندہ اراکین کے ساتھ وہاں موجود تھے لجنہ اماء اللہ امریکہ کی ممبرات بھی خاصی تعداد میں آئی ہوئی تھیں انہوں نے احمدی اطفال اور ناصرات کو اپنے آگے قطاروں میں کھڑا کیا ہوا تھا۔ اور بعض نے اپنے نونہالوں کو گودوں میں اُٹھایا ہوا تھا۔ جونہی ان سراپا انتظار احباب نے حضور ایدہ اللہ کو اپنی طرف آتے دیکھا انہوں نے نہایت گرمجوشی سے بلند آواز میں اھلاً و سھلاً و مرحبا کا نعرہ بلند کیا اور پھر اسی گرمجوشی کے ساتھ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عرض کیا حضور نے جواباً ہاتھ ہلا کر بلند آواز سے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور پھر ہر ایک کو باری باری شرف مصافحہ عطا فرمایا۔

جس وقت حضور مرکز سلسلہ سے بارہ ہزار میل دور رہنے والے امریکن احمدیوں کو شرف مصافحہ عطا فرما رہے تھے تو ایک عجیب روح پرور منظر آنکھوں کے سامنے تھا۔ ایک طرف حضور کا چہرۂ مبارک اپنے امریکی احباب سے مل کر خوشی سے تمتما رہا تھا۔ اور حضور از حد ہشاش بشاش نظر آ رہے تھے۔ اور دوسری طرف امریکی احباب کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ آج اُن کی وہ تمنا جسے انہوں نے عرصۂ دراز سے اپنے سینوں میں بسا رکھا تھا اور جس کے لئے وہ دعائیں کر کر کے دن گزار رہے تھے پوری ہو رہی تھی۔ اُن کا جان و دل سے عزیز آقا جس کی زندگی میں ایک جھلک دیکھنے کی تمنا انہیں بے چین رکھتی تھی بارہ ہزار میل کی طویل مسافت طے کر کے بنفس نفیس ان کے درمیان آ موجود ہوا تھا۔ حضور کو اپنے درمیان موجود پا کر ان پر ایک محویت کا عالم طاری تھا۔ اور بعض کی حالت سے تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ انہیں یقین نہیں آ رہا ہے کہ فی الواقعہ حضور اُن کے درمیان تشریف لے آئے ہیں۔

بعض عمر رسیدہ احباب پر رقت کا عالم طاری تھا۔ اور فرطِ مسرت سے ان کی پلکیں بھیگی ہوئی تھیں نوجوانوں کی حالت ہی اور تھی۔ ان کی آنکھیں خوشی سے چمک رہی تھیں۔ اور وہ اس حال میں ٹکٹکی لگا کر حضور کے پُرنور متبسم چہرہ کی طرف دیکھ رہے تھے کہ مسرت بے پایاں کے زیر اثر ان کی باچھیں کھلی پڑتی تھیں اور ان پر اہتزاز کی سی کیفیت طاری تھی۔ الغرض خورد و کلاں سب ہی ایک ناقابل بیان شادمانی میں ڈوبے ہوئے تھے اور یوں محسوس ہو رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ امریکہ میں روحانیت کا جو گلشن کھلایا ہے۔ اس میں بہار کی کیفیت اپنے عروج کو پہنچی ہوئی ہے۔

کیف و سرور کے عالم میں جب حضور احباب کو مصافحہ فرماتے اور ان سے باتیں کرتے ہوئے اس جگہ پہنچے جہاں بچے صاف ستھرے لباس پہنے اپنی ماؤں کے آگے قطاروں میں کھڑے تھے تو سب بچوں نے حضور کو دیکھتے ہی مصافحہ کے لئے اپنے ہاتھ آگے بڑھا دیئے یک وقت اوپر اٹھتے ہوئے ننھے ننھے بازوؤں کا دل موہ لینے والا منظر بہت ہی دلکش اور وجد آفریں تھا۔ حضور نے جھک جھک کر ہر ننھے سے ہاتھ ملایا ہاتھوں سے ان کے گالوں کو تھپتھپایا اور بہت ہی محبت بھرے اور پُرشفقت انداز میں باتیں کیں

(باقی صفحہ ۹ کالم نمبر ۱ پر)

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۷۵ء

موعود اقوام عالم

آخری قسط

از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی

وید میں آنے والے رشی کا نام احمد بتایا گیا ہے

اتھروید میں جہاں ایک عظیم رشی کے آنے کی خبر دی گئی ہے اور گذشتہ صفحات میں لکھا گیا ہے کہ اس رشی کے ظاہر ہونے کا مقام قدرن (قادیان) بتایا گیا ہے وہاں اسی رشی کا نام احمد بتایا گیا ہے چنانچہ لکھا ہے۔

"اَہْمِدِ ہِیْ پِتُشْپَرِیْ مِیدَھام رِتَسْیہ
جَگْرَبھ اَھَمْ سُوریہ اِوْ اَجَنی"

(اتھروید سوکت ۵ منتر ۱)

(ترجمہ) احمد ہی اپنے باپ (روحانی باپ مراد ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی لائی ہوئی صداقت کو پکڑے گا اور کہے گا اے لوگو ہر صداقت کے باعث میں تم میں سورج کے سمان چمکتا ہوں۔ اور اسی اپنے روحانی باپ کی تعلیم سے ہی اپنے اقوال کو مزین کرتا اور اس سے ہی طاقت بھی حاصل کرتا ہوں۔

پہلے ہم بتا آئے ہیں کہ اتھروید نے یہ بتایا ہے کہ آنے والا قدرن یعنی قادیان میں ظاہر ہوگا اس منتر میں وضاحت سے یہ بتایا کہ اس موعود رشی کا نام احمد ہوگا اور وہ کسی اور نبی کا تابع ہوگا۔ اور اسی کی تعلیم پر عمل کرنے کی وجہ سے مشہور ہوگا گویا اس کا اپنا کچھ نہیں ہوگا۔

سکھ مذہب کی کتابوں میں اس آنے والے موعود کے بارہ میں وضاحت سے یہ کہا کہ وہ مسلمان ہوگا۔ مثلاً جنم ساکھی میں لکھا ہے۔

"چکنا چور کرے گور پورا تانکا لیکھ نہ مٹیا جائی
مسلمان صفت شریعت پیچھے کی دڑ دیائی"

اس کے ارتھ میں لکھا ہے:۔

راہ ورتاوا ورت جاوے گا
سنسار کے کون کون
گورو کہا دن گے۔ جوگی۔ سنیاسی۔ جنگم۔ برہمچاری۔ برہمن۔ گورو کہا دن گے۔ تنہاں کے باب ایہہ ہووے گی چکنا چور کرے گور پورا تانکا لیکھ نہ مٹیا جائی ...... اور اک جو بندہ صاحب کا آوے گا تیسلا نام رسیبد ہوگا۔ (خدا رسیارہ ناقل) سو گرو کے حکم سے آوے گا۔ پر جامہ اس کا مسلمان کا ہووے گا۔ اور صادق ہوگا۔ اور اس پیشگوئی کے آخر میں لکھا ہے کہ جہاں تہاں جھوٹ ہوگا وہاں جھوٹوں کی گت ہوگی اور کاذبوں کو سزا دی جائے گی اس وقت ظلم و فساد سے آسمان دھواں دھار ہو جائیگا۔ اور پڑھن گے یعنی اس پیشگوئی کو لوگ پڑھیں گے مگر ماننے والے بہت کم ہوں گے۔"

(روڑی جنم ساکھی ص ۲۳۲)

یہ پیشگوئی اتنی واضح ہے کہ اس کے مطابق بٹالے کے پرگنے میں گورو ظاہر ہوا۔ وہ مسلمان لباس میں ظاہر ہوا۔ اور جیسا کہ دسم گرنتھ میں گرو گوبند سنگھ جی نے لکھا ہے مغل قوم سے ظاہر ہوا۔

گرو گوبند سنگھ جی کا فرمان یہ ہے۔

جگ ایسی ریت چلائے
سر اتر پتر بیسرا ئے
ہنیں کال پُرکھ جیانت
ہنیں دیو جاپ بھنانت
تب کال دیو رسائے
کک اور پُرکھ بنائے
وچے انس نہدی میسر
رمونت ہانک بہمیر

آپ فرماتے ہیں جب دنیا میں لوگ خدا کو چھوڑ دیں گے۔ اور ہر ایک اپنی بڑائی کرے گا۔ اور دوسرے کو حقارت سے دیکھے گا اور لوگ خدا کی عبادت چھوڑ دیں گے۔ تب خدا ایک شخص کو دنیا جنتا کے سدھار کے لئے مبعوث کرے گا۔ وہ امام مہدی اور میر ہوگا یعنی قوم مغل سے ہوگا۔ جنم ساکھی میں بابر مغل بادشاہ کو گورو نانک جی نے میر بابر کے نام سے کئی جگہ ذکر کیا ہے۔

اور گورو جی اس کے بعد فرماتے ہیں۔

نہہ کلنک اوتار کے آنے پر چوبیس اوتار پورے ہوں گے۔

آدگرنتھ میں حضرت بابا نانک صاحب نے بھی فرمایا ہے کہ کل جگ کے جھگڑوں کا فیصلہ کرنے کے لئے کرشن جی قاضی کے روپ میں پرکٹ ہوں گے۔ اور وہ میر یعنی مغل ہوں گے۔ چنانچہ فرمایا

جے تو میر میت صاحب قدرت کون ہماری
چاروں کونٹ سلام کریں گے گرگر صفت تمہاری

اگر تو نے میر یعنی میرزا (مغل) کو زمین کا مالک بنانا ہے تو ہماری کیا قدرت اور طاقت ہے۔ اس کو چاروں کونٹ سلام کریں گے۔ اور گھر گھر میں تیری صفت ہوگی۔

ان تمام پیشگوئیوں پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں "موعود اقوام عالم" کو پہچاننے کے سلسلہ میں ایسی واضح علامات ملتی ہیں جن سے اس وجود کا پہچاننا مشکل نہیں۔ پیشگوئیوں کے مطابق موعود اقوام عالم کی آمد کے وقت زمانہ کی حالت سخت خراب ہوتی تھی اور اس موعود۔ مصلح اور سدھارک نے برائیوں کو دور کرنا تھا۔ اور خصوصی علامات میں بتایا گیا کہ جس کی آمد اور دعویٰ کے بعد چاند اور سورج کو گرہن لگے گا۔ قوم پر قوم اور بادشاہت پر بادشاہت چڑھنے کا سلسلہ جاری ہوگا یعنی عالمگیر طور پر جنگیں شروع ہوں گی جس سے سبھی ملک تو میں اور حکومتیں متاثر ہوں گی۔ نیز یہ بتایا گیا کہ وہ۔ قدرن یعنی قادیان کی بستی سے ظاہر ہوگا اور اس کا نام احمد ہوگا۔

مقدس کتابوں میں اس موعود کے زمانہ کا ذکر بھی ہے جو اسلامی سن کے لحاظ سے تیرھویں صدی کا آخر اور چودھویں صدی کا شروع ہے عیسائی مذہب کی علامتوں اور علمائے عیسائیت کے اندازہ کے مطابق ۱۸۶۸ء تا ۱۸۹۸ء مسیح علیہ اٹھو اٹھو کہ پڑھیں اس پر درود اور سلام

السّلام کو ظاہر ہونا تھا۔ اہل ہنود کی علامات کے مطابق بھی کرشن جی کو انیسویں صدی عیسوی کے آخر میں ظاہر ہو جانا چاہیئے تھا۔

چنانچہ جب یہ وقت گذر گیا تو علماء۔ پنڈت اور پادری صاحبان مایوس ہو گئے اور انہوں نے سمجھا کہ اب کوئی نہیں آئیگا۔ لیکن آنے والا عین وقت پر آیا۔ تمام مذاہب کی پیشگوئیوں کو پورا کرتے ہوئے بڑی شان کے ساتھ آیا۔ آسمانی نشانوں سے مشرّف ہو کر آیا اور یقیناً وہی آیا جسکی خبر حضرت کرشنؑ اور حضرت مہاتما بدھؑ نے دی تھی ہاں ہاں وہی آیا جسکے متعلق حضرت بابا نانکؒ اور گورو گوبند سنگھ جی نے خوشخبری دی۔ اور وہی آیا جسکی خبر انبیائے بنی اسرائیل اور خود حضرت مسیحؑ نے دی تھی۔ اور یقیناً وہی آیا جس کی خبر حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔ وہ وجود کون ہے۔ وہ وہی ہے جس کا ذکر ہم پہلے کر آئے ہیں۔ اور وہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام قادیانی کا وجود باجود ہے۔ آپ ہی ہیں جو زمیندار جاتی سے تعلق رکھتے تھے۔ فارسی الاصل اور مغل تھے۔ جو بٹالے کے پرگنے میں قادیان میں احمد علیہ السّلام کے نام سے ظاہر ہوئے۔

کسی نے کیا ہی سچ کہا ہے۔

سب کے آخر میں وہ اقوام کا نوشتہ آیا
قتل دجال کو وعدے کا مسیحا آیا
کشتی احمد مرسل کا کھویا آیا
گوپیاں دیکھ کے بولیں وہ کنہیا آیا
دیر سے آیا اور دور سے وہ ماہ تمام

ولادت

خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ ۷۶-۸-۳ کو خاکسار کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ۔ نومولود کا نام شیخ عبد الرحمٰن تجویز کیا گیا ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ خدا تعالیٰ اس کو نیک و خادم دین بنائے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔ نیز زچہ و بچہ دونوں بیمار ہیں دونوں کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ عبد الحلیم مبلغ کیرنگ۔

درخواست ہائے دُعا

۱۔ محترمہ سیدہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سید مطیع اللہ صادق صاحب مقیم لندن کو کچھ عرصہ قبل کار ایکسیڈنٹ میں ریڑھ کی ہڈی پر سخت چوٹ آئی تھی۔ درمیان میں آرام آگیا تھا مگر اب چند ہفتوں سے یہ درد پھر شروع ہو گئی ہے۔ اور شدید تکلیف ہے۔

۲۔ محترم سید مطیع اللہ صادق صاحب مقیم لندن کی ہمشیرہ محترمہ صادقہ نعیمہ صاحبہ مقیم کراچی کو Breast cancer کی تکلیف ہے۔ ڈاکٹروں نے اپریشن کرانے کا مشورہ دیا ہے۔ سید صاحب موصوف اور دیگر عزیز و اقارب اس وجہ سے سخت فکرمند ہیں۔

۳۔ محترمہ مسز شمیم احمد صاحب آف ساؤتھ ہال انگلینڈ اپنے لئے اور اپنے میاں اور بیٹے کی خیر و عافیت۔ دینی و دنیاوی ترقیات اور اللہ تعالےٰ کے فضلوں اور رحمتوں سے مستفیض ہونے کے خواہشمند ہیں۔

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں مندرجہ بالا سب بہن بھائیوں کی صحت و سلامتی اور اپنے نیک مقاصد میں کامیابی اور کامرانی اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے درد مندانہ دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار محمود احمد عارف درویش قادیان۔

۴۔ امیر جماعت فری ٹاؤن اور مبلغ مکرم خلیل احمد صاحب مبشر نے اطلاع دی ہے کہ ہمارے ایک مخلص مبلغ مکرم مولوی لطیف احمد صاحب شاہد۔ بمقام بو اور بعض دیگر عوارض سے سخت بیمار ہیں۔ ان کی کامل صحت یابی اور شفاء کے لئے دوستوں سے درخواست دعا ہے۔ امیر جماعت احمدیہ قادیان

ایک عیسائی پادری سے دلچسپ گفتگو

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب انچارج مبلغ مدراس

مدراس میں عیسائیوں کا ایک تبلیغی ادارہ Holy Cross Society کے نام سے سرگرم عمل ہے۔

پہلے سے ہی طے شدہ پروگرام کے مطابق مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۷۶ء صبح دس بجے خاکسار- مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نائب صدر جماعت احمدیہ مدراس اور مکرم محمد احمد اللہ صاحب سیکرٹری تبلیغ مذکورہ ادارے کے دفتر STERLING TOWER میں گئے جہاں اس ادارے کے انچارج پادری ڈی سوزا (Father D Souza M.A.) ایم اے سے ملاقات ہوئی۔

باہمی تعارف کے بعد گفتگو کا سلسلہ شروع ہوا جس کا ملخص قارئین کی دلچسپی کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

احمدی:- آپ نے اپنے ادارے کا نام HOLY CROSS رکھا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

پادری:- عیسائیوں کے مختلف ادارے مختلف ناموں سے پائے جاتے ہیں ہم نے ان اداروں میں امتیاز رکھنے کے لئے HOLY CROSS کا نام اپنایا ہے۔

احمدی:- ہمارے دریافت کرنے کا یہ مطلب نہیں۔ بلکہ ہم یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ صلیب (Cross) کو کونسی ایسی خصوصیت حاصل ہے جس سے اسے مقدس مانا جائے۔ جب کہ صلیب ایک ایسا طریقۂ سزا ہے جو قاتلوں، غاصبوں، چوروں اور اس قسم کے خطرناک مجرموں کو دیا جاتا ہے۔ ایسے ایک ذریعۂ سزا کو آپ کیوں ایسا تقدس دیتے ہیں کہ آپ اپنے ادارے کا نام ہی مقدس صلیب رکھنے میں فخر محسوس کرتے ہیں؟

پادری:- ہم عام صلیب کو کوئی خصوصیت نہیں دیتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ صرف ایک لکڑی یا دیگر چیزوں سے بنی ہوئی ہوتی ہے ہم صلیب کو اس لئے مقدس سمجھتے ہیں کہ اس پر یسوع مسیح نے اپنی جان دے دی تھی۔

احمدی:- اگر یسوع مسیح کی جان دینے کے نتیجہ میں صلیب اور اس کا نشان بہت مقدس بن سکتا ہے تو بائبل کی رو سے یوحنا (یحییٰ نبی علیہ السلام) جس آلہ سے دشمنوں کی طرف سے قتل کئے گئے تھے اس آلہ کو بھی مقدس گرداننا چاہئے۔

پادری:- یسوع مسیح اور یوحنا میں بہت فرق ہے۔ یسوع مسیح نے ہمارے لئے جان دے دی تھی اُن کے مقابلہ میں یوحنا کی کوئی حیثیت ہی نہیں۔

احمدی:- یہ آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں؟ بائبل سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یوحنا نے یسوع مسیح کو بپتسمہ دیا تھا۔ اور آپ خود یسوع مسیح کے اُستاد تھے۔ اور بائبل کی بھی تعلیم ہے کہ

"شاگرد اپنے اُستاد سے بڑا نہیں ہوتا" (متی ۲۴:۱۰)

اسی طرح یسوع مسیح نے حضرت یوحنا کے متعلق یہاں تک فرمایا تھا کہ۔

"میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو عورتوں سے پیدا ہوئے ہیں اُن میں یوحنا بپتسمہ دینے والے سے بڑا کوئی نہیں ہوا" (متی ۱۱:۱۱)

اسی طرح یسوع مسیح نے یوحنا کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

"سب نبیوں اور توریت نے یوحنا تک نبوت کی۔ اور چاہو تو مانو۔ ایلیا جو آنے والا تھا یہی ہے۔ جس کے سُننے کے کان ہوں وہ سُن لے" (متی ۱۵،۱۴،۱۳:۱۱)

جب خود یوحنا کے متعلق یسوع مسیح کی یہ تعلیم ہے تو آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے نزدیک یسوع مسیح کے مقابلہ میں یوحنا کی کوئی حقیقت نہیں؟

پادری:- یہ اپنا اپنا خیال ہے۔ ذاتی طور پر میرا یہ عقیدہ ہے کہ سب کچھ یسوع مسیح ہی ہیں۔ ان کے بغیر ساری دنیا اور اُس کی چیزیں Useless (بے فائدہ اور بے حقیقت) ہیں۔

احمدی:- آپ مذہبی عقائد اور دینی معاملات میں اپنی ذاتی رائے کو دخل نہ دیں آپ ایک مذہبی ادارے کے انچارج اور نمائندہ ہیں۔ اس لئے آپ بجائے اپنی ذاتی رائے پیش کرنے کے اپنی باتیں اپنی مذہبی کتب کی بنیاد پر پیش فرمائیں۔

آپ دیکھئے! قرآنی تعلیم کے مطابق ہم تمام انبیاء پر ایمان لاتے ہیں جیسا کہ فرمایا لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ کہ ہم نبیوں کے درمیان آپس میں کوئی تفریق نہیں کرتے۔ ایمان کے لحاظ سے سب برابر ہیں۔ اسی طرح حضرت یحییٰ، حضرت ادریس، حضرت یسوع مسیح وغیرہ تمام انبیاء پر ہمارا یکساں ایمان ہے۔

پادری:- یوحنا صرف یسوع مسیح کے لئے راہ ہموار کرنے اور اُن کی طرف رہنمائی کرنے کے لئے آئے تھے۔

احمدی:- اس سے ان کے مقام پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ آپ خود دیکھئے بقول آپ کے حضرت یوحنا نبی حضرت یسوع مسیح کی راہ ہموار کرنے اور آپ کی طرف رہنمائی کرنے کے لئے آئے تھے۔ اسی طرح حضرت یسوع مسیح حضرت محمد صلعم کی راہ ہموار کرنے اور آپ کی طرف رہنمائی کرنے کے لئے اور آپ کی بشارت دینے کے لئے آئے تھے۔ اسی طرح حضرت محمد صلعم اپنے بعد آنے والے حضرت یسوع کی آمد ثانی کی بشارت دے گئے تھے۔ گویا کہ یہ سب روحانی سلسلے ہیں جو ایک کے بعد ایک، ایک LINK کے طور پر ہمیں نظر آتا ہے۔ اس لئے ان میں سے کسی ایک کا انکار دوسرے کے انکار کا موجب ہو جاتا ہے۔

پادری:- حضرت یسوع مسیح کی حیثیت ہی کچھ اور ہے۔ آپ ایک لحاظ سے خدا اور ایک لحاظ سے انسان (ابن آدم) ہیں۔ گویا کہ آپ کے وجود کی دو حیثیتیں ہیں۔ بحیثیت ایک ابن آدم ہونے کے آپ نے حضرت یحییٰ نبی کے متعلق تعریفی کلمات کہے ہیں۔ لیکن بحیثیت ایک خدا (ابن اللہ) ہونے کے آپ کا مقام بہت بلند ہے۔

احمدی:- یہ عقیدہ بہت فرسودہ عقیدہ ہے۔ جو آج کے ترقیافتہ اور Rational minded انسان قبول کرنے کے لئے تیار نہیں کہ ایک انسان کی اس طرح دو حیثیتیں ہوں۔ اگر حضرت یسوع مسیح کی آپ دو حیثیتیں تسلیم کرتے ہیں کہ آپ خدا بھی ہیں اور انسان بھی ہیں تو ہمیں دیگر مذاہب کے ماننے والوں کے بانیوں کے متعلق ان کے ماننے والوں کے عقیدے کو بھی تسلیم کرنا پڑیگا۔ مثلاً شری کرشن، شری رام، شری بدھ وغیرہ خدا کے مامورین و مرسلین کو اُن کے ماننے والے ایک حیثیت سے خدا اور ایک حیثیت سے انسان تسلیم کرتے ہیں۔ اسے بھی ہمیں تسلیم کرنا پڑیگا۔

پادری:- ہو سکتا ہے کہ وہ بھی خدا اور انسان ہوں۔

احمدی:- کیا آپ اس عقیدے کو ماننے کے لئے تیار ہیں؟

پادری:- نہیں۔

احمدی:- کیوں نہیں؟

پادری:- اپنا اپنا عقیدہ ہے۔

احمدی:- یہ کوئی بات نہیں ہوئی۔ جو بات آپ اپنے عقیدے میں تسلیم کرتے ہیں اگر وہی عقیدہ دوسرے مذاہب میں بھی پایا جاتا ہو تو اسے تسلیم نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔

پادری:- یسوع مسیح نے ہمارے لئے صلیب پر جان دے دی تھی۔

احمدی:- کیا اس سے اُن کی خدائی ثابت ہوتی ہے؟ حالانکہ بائبل یہ کہتی ہے کہ جو کوئی صلیب پر مار ڈالا جاتا ہے وہ ملعون اور خدا سے دھتکارا ہوا ہے۔

پادری:- یسوع مسیح نے یہ صلیبی موت صرف ہماری نجات کے لئے قبول کی تھی۔

احمدی:- کیا یسوع مسیح ہماری نجات کے لئے اس صلیبی موت کے علاوہ کوئی صورت اختیار نہیں کر سکتے تھے؟

اس پر پادری صاحب نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اور گفتگو ختم کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے اور مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا۔

ہم نے بھی کھڑے ہو کر اُن سے مصافحہ کیا اور عرض کیا کہ کل ہم [illegible] ایک اجلاس توحید کے عنوان پر منعقد کرنے والے ہیں آپ اس میں ضرور شرکت فرمائیں اور اپنے عقیدے اور خیالات کا اظہار فرمائیں۔

اس پر اُنہوں نے دریافت فرمایا کہ کیا وہاں بھی اس طرح کی گفتگو اور تبادلہ خیالات ہوگا؟ تو ہم نے اُنہیں یقین دلایا کہ اس قسم کا کوئی تبادلہ خیالات نہیں ہوگا۔ آپ صرف اپنی تقریر میں اپنے عقیدے کا اظہار فرمائیں۔ اس طرح آپ کی تبلیغ بھی ہو جائیگی اور ہمیں آپ کے خیالات سُننے اور ساتھ ہی ہماری اپنی تقریروں کے ذریعہ ہمارے عقائد معلوم کرنے کا موقعہ بھی میسر آئیگا۔ ہماری اس پیشکش کو اُنہوں نے قبول فرمایا۔ اس طرح یہ گفتگو نہایت خوشگوار ماحول میں ہوئی۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس گفتگو کا اچھا اور نتیجہ خیز اثر پیدا فرمائے۔ اور مکرم نوجوان صاحب اور مکرم احمد اللہ صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

درخواستِ دُعا

خاکسار چند دن سے معدہ کی بیماری میں مبتلا ہے۔ ڈاکٹری علاج جاری ہے مگر ابھی تک کوئی خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوا ہے۔ صحت کاملہ اور ملازمت میں ترقی کے لئے تمام بھائیوں سے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار- غلام حسن بٹ چیلورہ گلمرگ روڈ کشمیر۔

صدقۃ الفطر

صدقۃ الفطر بظاہر ایک چھوٹا اور معمولی سا حکم معلوم ہوتا ہے۔ مگر بعض احکام جو دیکھنے میں معمولی نظر آتے ہیں حقیقت میں وہ بڑے اہم اور ضروری ہوتے ہیں۔ اُن کا ادا کرنا خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور نہ ادا کرنا خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہو سکتا ہے۔ اس قسم کے اسلامی حکموں میں سے جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں ایک حکم صدقۃ الفطر کا بھی ہے جو کہ تمام مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں پر خواہ وہ کیسی حیثیت کے ہوں فرض ہے بلکہ معتبر روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ غلام اور نوزائیدہ بچوں پر صدقۃ الفطر فرض ہے۔ جو شخص اس فرض کو ادا نہ کر سکتا ہو اس کی طرف سے اس کے سرپرست یا مربی کے لئے ضروری ہے کہ وہ ادا کرے۔ اس کی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص کے لئے ایک صاع عربی پیمانہ مقرر کی ہے جو کہ پونے تین سیر کے قریب ہوتا ہے۔ سالم صاع کا ادا کرنا افضل اور اولیٰ ہے۔ البتہ جو شخص سالم صاع ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ نصف صاع بھی ادا کر سکتا ہے۔ چونکہ آج کل صدقۃ الفطر نقدی کی صورت میں ادا کیا جاتا ہے اس لئے جماعتیں غلّہ کے مقامی نرخ کے مطابق فطرانہ کی شرح مقرر کر سکتی ہیں۔

صدقۃ الفطر کی ادائیگی عید سے کم از کم پانچ روز پہلے ہو جانی چاہیئے تاکہ بیواؤں اور یتیموں کو اس رقم سے طعام اور لباس کے لئے بروقت امداد کی جا سکے۔

قادیان کے اردگرد غلّہ کی اوسط قیمت کے مطابق ایک صاع کی قیمت ۳/- روپے بنتی ہے۔ پس یہاں کے لئے فطرانہ کی پوری شرح تین روپے مقرر کی گئی ہے۔ ہندوستان کے دوسرے علاقوں میں جہاں پنجاب کی نسبت غلّہ مہنگا ہے احباب جماعت اپنے اپنے علاقہ کے حالات کے مطابق غلّہ کی قیمت کے نسبت سے صدقۃ الفطر کی شرح مقرر کر لیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

اس زمانہ کی سب سے بڑی نیکی !!

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند جلیل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام احیاء اسلام اور شریعت غرّاء کے قیام و استحکام کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ اس عظیم الشان مقصد کے حصول کے لئے آپ نے جماعت احمدیہ قائم فرمائی۔ پس اس زمانہ میں سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ اشاعت اسلام اور شریعت حقہ کے قیام کی کوشش میں بھرپور حصہ لیا جائے۔ ”وقف جدید انجمن احمدیہ“ اسلام کی اشاعت اور جماعت کی دینی تعلیم و تربیت کے کام مستورات سے کر رہی ہے۔ لوگوں کو قرآن مجید ناظرہ اور با ترجمہ پڑھانے اور ابتدائی دینی مسائل سکھانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہ کام نہایت اہم اور بے حد محنت طلب ہے۔ اور انتہائی صبر آزما بھی ہے۔ پس اس وسیع مہم اور عظیم الشان منصوبہ کو عمدگی سے سرانجام دینے کے لئے لاکھوں ایسے مخلصین کی ضرورت ہے جو حسب استطاعت ۱۰۰ روپے ۵۰۰ روپے یا ۱۰۰۰ روپے یا اس سے بھی زائد چندہ دیں بالخصوص معاونین خاص میں شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل فرماویں۔ اور جو مخلصین جماعت اتنی استطاعت نہ رکھتے ہوں وہ کم از کم بارہ روپے سالانہ فی فرد کے حساب سے چندہ وقف جدید دے کر ثواب میں شامل ہو جائیں۔ اس بارہ میں حضرت مصلح موعودؓ ارشاد فرماتے ہیں:-

”اگر ہر ایک آدمی میرے بتائے ہوئے چندہ سے دوگنا یعنی ۱۲ روپے سالانہ دے۔ اور جماعت کے چھ لاکھ افراد چندہ دیں تو ۷۲ لاکھ روپے سالانہ آمد ہو جاتی ہے۔ یعنی چھ لاکھ روپے ماہوار اور اس میں ہم دس ہزار مبلغ رکھ سکتے ہیں۔ اور دس ہزار مبلغ رکھنے سے ملک کی کوئی جہت ایسی نہیں رہتی جہاں ہماری رشد و اصلاح کی شاخ نہ ہو۔“

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

اتحاد بین المسلمین ۔ بقیہ اداریہ ص ۲

صاف بات ہے کہ مسلمانوں نے قرآن کریم کی اس اساسی تعلیم کو بھلا دیا۔ اسی لئے تو دردمند دلوں میں برادران اسلام کو اتحاد کی طرف دعوت دینے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ پھر سورت آل عمران کی مذکورہ آیت کریمہ کی روشنی میں جب ہم اس امر کا تجزیہ کرتے ہیں کہ اسلام کی نعمت میسر آجانے کے باوجود وہ کونسی وجوہات تھیں کہ مسلمانوں کے اتحاد کا شیرازہ بکھر گیا۔ تو منجملہ دیگر وجوہات کے ایک بڑی وجہ یہ بھی ہوئی کہ اُن کی تمام تر توجہ دین اسلام کی خدمت و اشاعت پر مرکوز نہ رہی۔ جب تک وہ اس نقطۂ مرکزی سے چمٹے رہے اُن کا اتحاد قائم رہا۔ جونہی اُن کی توجہ دوسری باتوں کی طرف پھر گئی اتحاد و اتفاق پارہ پارہ ہو گیا ہے۔ اور ساتھ ہی خدا تعالیٰ کی وہ نصرت و تائید جو بندگانِ الٰہی کو میسر آیا کرتی ہے اس سے بھی امت کے افراد محروم ہو گئے۔ اس لئے اگر آج بعض دردمند دلوں میں مسلمانوں کو متحد و متفق کرنے کی خواہش پیدا ہو رہی ہے تو اُن کا فرض ہے کہ وہ مسلمانوں کی توجہ کو اشاعت و خدمتِ دین کے اصل کام کی طرف لگائیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ۔ (سورۃ محمد آیت ۸)

اے مومنو! اگر تم اللہ کی مدد کروگے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدموں کو مضبوط کرے گا۔

خدا کی نصرت کرنے کا مطلب اس کے دین کی اشاعت و تبلیغ کرنا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام نے مبعوث ہو کر احمدیہ جماعت کے تمام افراد کے دلوں میں خدمت و اشاعتِ دین کی ولولہ انگیز رُوح پیدا کر دی۔ اب اس برگزیدہ جماعت کے ہر فرد کی تمام تر توجہ اسی طرف لگی ہوئی ہے۔ وہ آپس میں اُلجھنے اور فروعی اختلافات میں پڑ کر اپنی قوت کو ضائع کرنے سے بچائے گئے ہیں۔ اس لئے احمدیہ جماعت کا عملی نمونہ تمام دوسرے برادرانِ اسلام کے لئے قابلِ تقلید ہے۔ خدا کرے کہ وہ بھی حقیقی اتحاد کی نعمت سے حصہ پا کر خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت و اشاعت کی توفیق پائیں۔ اور حقیقی سربلندی کے حق دار بن جائیں ــــ !!

عید فنڈ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے ہر کمانے والے احمدی کے لئے کم از کم ایک روپیہ عید فنڈ کی شرح چلی آرہی ہے۔ اب جبکہ روپیہ کی قیمت کئی گنا گر چکی ہے تو احباب جماعت کو چاہیئے کہ اپنے عید کے اخراجات میں کفایت کرتے ہوئے اس مد میں حسب توفیق زیادہ سے زیادہ رقم ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

چونکہ عید الفطر قریب آرہی ہے اس لئے جملہ جماعتوں کے لئے چندہ عید فنڈ کی طرف خاص طور پر توجہ دلاتے ہوئے درخواست ہے کہ وہ اس چندہ کی وصولی کا اہتمام کریں اور کُل وصول شدہ رقم مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ تمام دوستوں کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد ۔ قادیان

سینگوں اور گھاس سے تیار کردہ دلآویز مصنوعات

۱۔ سینگ، اور لکڑی سے تیار کردہ پرندوں اور جانوروں کی دلآویز شکلیں۔
۲۔ گھاس سے تیار کردہ منارۃ المسیح مسجد اقصیٰ۔ مختلف مناظر۔ دُنیا بھر کی مساجدِ احمدیہ اور مشن ہاؤسز کی تصاویر جو تبلیغی فوائد رکھتی ہیں۔
۳۔ عید مبارک کے کارڈ اور دیگر تصاویر۔

خط و کتابت کا پتہ:-
THE KERALA HORNS EMPORIUM.
TC. 38/1582 MANACAUD,
TRIVANDRUM (KERALA)
PIN. 695009.
PHONE No. 2351
P.B. No. 128
CABLE :- "CRESCENT"

ہر قسم اور ہر ماڈل
کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کیلئے آٹوونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
آٹوونگس
AUTOWINGS,
32 SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE No. 76360.

رمضان المبارک میں فدیۃ الصیام اور انفاقِ مال

رمضان کا بابرکت مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ اس بابرکت مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزہ کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکانِ اسلام کی۔ البتہ جو مرد و عورت ضعفِ پیری یا کسی اور دوسری حقیقی مجبوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو اُس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ از رُوئے شریعت اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزہ کے عوض کھانا کھلا دیا جائے۔ بلکہ یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے۔

سو مَیں اپنے معزز دوستوں کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا گذارش کروں گا کہ ان میں سے جو احباب پسند فرمائیں کہ اُن کی رقم سے کسی مستحق درویش کو روزہ رکھوا دیا جائے تو وہ فدیہ کی رقم قادیان ارسال فرمائیں۔ اس طرح اُن کی طرف سے ادائیگی فرض بھی ہو جائے گا اور غریب درویشان کی ایک حد تک امداد بھی ہو جائے گی۔ فدیہ کے علاوہ رمضان شریف میں روزے رکھنے والوں کو اپنی اپنی استعداد کے مطابق سُنّتِ نبویؐ پر عمل کرتے ہوئے صدقہ و خیرات کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مَیں نے رمضان المبارک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ پس قربِ الٰہی میں ترقی کے لئے احبابِ کرام کو اس نیکی کی طرف خاص نگاہ رکھنی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اِس نیکی کے بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور رمضان المبارک کی بے پایاں برکات سے بڑھ چڑھ کر متمتع ہونے کی سعادت بخشے آمین ؛

امیر جماعتِ احمدیہ قادیان

اعلانِ دار القضاء

مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم مولوی محسن خان صاحب مرحوم (مبلّغ سلسلہ احمدیہ) کیرنگ نے درخواست کی ہے کہ اُن کے خاوند مولوی محسن خان صاحب مرحوم صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ملازم تھے۔ اُن کے پراویڈنٹ فنڈ کی رقم ۷/۔ ۲۷۷۳ روپے امانت "ت" نظارت امورِ عامہ میں بغرض تنقیہ موجود ہے۔ مرحوم کی دونوں بہنیں زائرن بی بی صاحبہ اور خیرن بی بی صاحبہ اور مرحوم کے بیٹے احسان خان صاحب شادی شدہ ہیں۔ انہوں نے درخواست کی ہے کہ اُن کے حصّہ کی رقوم جمیلہ بیگم صاحبہ بیوہ مولوی محسن خان صاحب کو دے دی جائے۔ مرحوم کے پانچ بیٹے و بیٹیاں بلقیس بیگم بعمر ۱۶ سال۔ قیصرہ بیگم بعمر ۱۲ سال۔ قیوم خان بعمر ۹ سال۔ اکبر خان بعمر ۵ سال۔ ایوب خان بعمر ۳ سال ہیں۔ جن کی پرورش کی ذمہ داری محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ ان کی والدہ پر ہے۔ محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ نے درخواست کی ہے کہ بچوں کے نان و نفقہ و تعلیم کے لئے "ت" امورِ عامہ قادیان میں جمع شدہ رقم مجھ جمیلہ بیگم بیوہ مولوی محسن خان صاحب مرحوم کو ادا کئے جانے کا فیصلہ صادر فرمایا جائے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک ناظم قضا سلسلہ احمدیہ قادیان کو اطلاع دی جائے۔

ناظم قضاء سلسلہ احمدیہ قادیان

فارم اصل آمد

حصّہ آمد کے موصیان فارم اصل آمد پُر کر کے جلد بھجوا دیں!

مالی سال ۷۶-۱۹۷۵ء ۳۰ اپریل ۱۹۷۶ء کو ختم ہو چکا ہے۔ سالانہ آمدنی معلوم کرنے کے لئے دفتر بہشتی مقبرہ کی طرف سے موصی احباب اور خواتین کی خدمت میں فارم اصل آمد بھجوائے جا چکے ہیں۔ یہ فارم براہِ راست موصیان کی خدمت میں بھجوائے جا چکے ہیں۔ براہ مہربانی ہر موصی اپنا فارم پُر کر کے دفتر کو جلد از جلد واپس ارسال فرمائیں۔ تاکہ ان کو سالانہ حساب بھجوایا جا سکے۔ جن موصیان کے فارم واپس آ گئے ہیں دفتر کی طرف سے اُن کو سالانہ حساب بھیجا جا چکا ہے۔ اگر کسی موصی کو فارم یا سالانہ حساب نہ ملا ہو تو دفتر کو اطلاع دیں۔ تاکہ دوسری دفعہ بھجوایا جا سکے۔

سستی یا کوتاہی کرنے والے موصی خود ذمہ دار ہوں گے ؛

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

تمہارا چندہ ادا کرنا ایک نیا ایمان پیدا کر دے!

احبابِ کرام! سال تحریکِ جدید کے صرف دو ماہ باقی ہیں۔ لیکن وصولی تدریج کے مطابق کم ہے۔ بعض جماعتوں نے اس طرف کم توجہ دی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السّلام پر ایمان لائے اور اس کے نتیجہ میں ہمیں تحریکِ جدید جیسی عظیم الشان اور الٰہی تحریک میں حصّہ لینے کا موقعہ نصیب ہوا۔ اور وہ اس امر کا مقتضی ہے کہ ہم اپنے وعدوں کو بروقت پورا کریں تاکہ سلسلہ کے کام بروقت ہو سکیں۔ اور دقّت پیدا نہ ہو۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس طرف متوجہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:—

"مَیں ایسے چندے کا قائل نہیں کہ وعدہ تو لکھ دیا جائے۔ اور پھر خط و کتابت ہو رہی ہو۔ یاددہانیاں کرائی جا رہی ہوں اخبار میں اعلان ہو رہے ہوں۔ اور لوگ خاموش بیٹھے ہوں۔ تمہارا چندہ ادا کرنا تمہارے اندر ایک نئی انابت، ایک نیا خلوص اور ایک نیا ایمان پیدا کر دے گا۔ اور تمہاری جیبیں بھی خدا تعالیٰ کے حضور فریاد کریں گی اور پھر خُدا تعالیٰ اپنے فضل سے تمہارے رُوپے کو بڑھا دے گا۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والا اُس زمیندار سے بدبخت نہیں ہو سکتا جو چند سیر دانے زمین میں ڈال کر کئی ہزار من غلّہ حاصل کر لیتا ہے۔ اگر وہ دُنیا کی خاطر دانے ڈال کر زیادہ کما لیتا ہے تو دین کی خاطر خرچ کرنے والا کب گھاٹے میں رہ سکتا ہے۔"

اللہ تعالیٰ احباب کو ادائیگی چندہ تحریکِ جدید کی طرف متوجہ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

چندہ وقفِ جدید کی وصولی کیلئے فوری توجہ کی ضرورت

جملہ احبابِ جماعت اور عہدیدارانِ جماعت (صدر جماعت۔ سیکرٹری مال اور سیکرٹری وقفِ جدید) کی اطلاع کے لئے تحریر کیا جاتا ہے کہ وقفِ جدید کے چندہ کی وصولی میں تدریج کے لحاظ سے نمایاں کمی واقع ہو رہی ہے۔ جبکہ وقفِ جدید کے سال کو ختم ہونے میں چار ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ اس عرصہ میں اپنے ذمہ بقایا چندہ کی ادائیگی کر کے شکریہ کا موقع دیں گے۔ صدر صاحبان کی خدمت میں یکم جنوری ۱۹۷۶ء تا نصف اگست کے حساب بھجوائے جا رہے ہیں۔ اُمید ہے کہ احباب جماعت جملہ عہدیداران سے تعاون فرمائیں گے۔ جزاکم اللہ۔

ماہ رمضان المبارک مالی قربانیوں کی طرف بھی خاص توجہ دلاتا ہے اور لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ کا ارشادِ خداوندی ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے ؛

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

ابرار احمد ولد اسرار احمد امروہی کے متعلق اعلان

احباب ابرار احمد ولد اسرار احمد ساکن امروہہ (یو۔پی) سے محتاط رہیں۔ جو بطور منشی گیا مطبع صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ملازم رکھا گیا تھا لیکن مطبع کا ضروریات خریدنے کے لئے امرتسر گیا تو وہاں سے رقم لے کر فرار ہو گیا۔ اور مطبع کا سامان بھی لے گیا۔ دوبارہ سمجھا بجھا کر بلوایا گیا۔ اور اس سے نرم سلوک کا وعدہ کیا گیا۔ لیکن پھر وہ اسی دن دھوکہ دے کر بھاگ گیا۔

حُلیہ:۔ سیاہ ڈاڑھی۔ لمبوترا چہرہ۔ قد درمیانہ۔ بدن چھریرا۔ رنگ سانولا۔ عمر اندازاً ۲۵—۳۰ سال کے درمیان۔ نہایت چالاک۔

اِس درمیانی عرصہ میں دہلی بھی وہ گیا ہے۔ اور وہاں بھی اُس نے ایک احمدی دوست سے دھوکہ کیا ہے۔ احباب اس شخص سے محتاط رہیں۔ اور جس جماعت میں بھی وہ پہنچے جماعت نظارت اُمورِ عامہ کو آگاہ کرے ؛

ناظر اُمورِ عامّہ صدر انجمن احمدیہ قادیان

خط و کتابت کرتے ہوئے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے (مینیجر بدر)